بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

وزیر اعظم کا خطاب اور دینی مدارس	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری	۳
قواعد وضوابط و معلوماتِ وفاق	مولانا عبدالمجید	۶
مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی مطبوعہ تصانیف	ڈاکٹر ادریس سومرو	۱۱
معاہدہ مابین حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس	ادارہ	۱۵
محترم اعجاز الحق کے ساتھ اتحاد تنظیمات مدارس کا اجلاس	ادارہ	۱۹
فارم برائے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن	ادارہ	۲۰
انسانِ کامل کا خلق عظیم	مولانا عبدالنعیم	۲۳
مسلمانوں کی تعلیم میں دینی مدارس کا رول	مولانا محمد فیاض	۲۸
انسانی خدمت کی ضرورت	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری	۳۱
اکابر دیوبند کی منتخب کتب سیرت	مفتی محمد جنید انور	۳۵
قرارداد اجلاس منصورہ	ادارہ	۴۷
اکیسویں ترمیم اور مذہبی حلقے	مولانا محمد ازہر	۵۰
ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت	مولانا محمد حنیف جالندھری	۵۳
پریس ریلیز	ادارہ	۵۵

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر۔ ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر۔

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 25 روپے، زرسالانہ مع ڈاک خرچ: 300 روپے

monthlywifaq@gmail.com

وزیراعظم کا خطاب اور دینی مدارس

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
جنرل سیکرٹری وفاق المدارس

سانحہ پشاور کے بعد قومی سلامتی پالیسی کی تشکیل نو میں جس طرح مدارس کو زیر بحث لایا جاتا رہا اس پر پاکستان بھر کے دینی مدارس، مذہبی طبقے بلکہ پوری قوم میں تشویش واضطراب کی کیفیت پائی جاتی رہی لیکن آل پارٹیز کانفرنس کے بعد وزیراعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں جب یہ اعلان کیا ہے کہ مدارس کے حوالے سے کسی بھی فیصلے سے قبل ''وفاق المدارس'' سے مشاورت کی جائے گی، وزیراعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پریشانی کی بات نہیں ہے، ہم مدارس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ اس اعلان پر ملک بھر میں اطمینان کی کیفیت دیکھنے میں آئی اور اس اعلان کو حکومت کی دانش مندی اور بالغ نظری قرار دیا گیا۔

البتہ اس موقع پر وزیراعظم کی طرف سے جو ایکشن پلان سامنے آیا اس کے تحت مدارس سے متعلق دو اہم امور کا ذکر کیا گیا ہے: (۱)......مدارس کی رجسٹریشن (۲)......مدارس کو ضابطہ بندی میں لانا۔

اس بارے میں چند امور کی وضاحت ضروری ہے:

(۱)......مدارس کی رجسٹریشن:......یاد رہے کہ ۱۹۹۴ سے لے کر ۲۰۰۴ء تک حکومت کی طرف سے مدارس دینیہ کی رجسٹریشن پر پابندی عائد رہی۔ اس دوران مدارس کی قیادت اور مدارس کے ذمہ داران بار بار حکومتوں سے درخواستیں کرتے رہے لیکن کوئی درخواست درخور اعتناء نہ سمجھی گئی پھر نائن الیون کے واقعہ کے بعد جب مدارس دینیہ عالمی اور مقامی حکومتوں کی توجہ کا مرکز بنے تو مدارس زیر بحث آئے۔ اس وقت کی طویل بحث و تمحیص کے بعد باقاعدہ طور پر آرڈیننس جاری کیا گیا اور اس کی روشنی میں تقریباً سب مدارس نے رجسٹریشن کروالی، بعض مدارس جو بہت ہی دور افتادہ یا پسماندہ علاقوں میں ہیں اگر ان کی رجسٹریشن نہیں ہوسکی تو اس میں مدارس کی انتظامیہ کا کوئی قصور نہیں جبکہ بعض مدارس کی

رجسٹریشن ہمارے ہاں بیوروکریسی کے روایتی رویوں اور ہتھکنڈوں کی نذر بھی ہوئی۔اس میں ارباب مدارس کا کوئی قصور نہیں بلکہ رجسٹریشن کے راستے میں روڑے اٹکانے والوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔

(۲)......مالیات کا مسئلہ:......مدارس دینیہ کے بارے میں بار بار الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ان کے فنڈنگ کے ذرائع معلوم نہیں۔اس بارے میں واضح رہے کہ مدارس مقامی اور غیر مقامی کسی بھی حکومت، ریاست یا کسی بھی ادارے سے کسی قسم کا تعاون وصول نہیں کرتے بلکہ اہل خیر مسلمانوں کے انفرادی تعاون سے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔اس بارے میں بھی ۲۰۰۴ء میں اتفاق رائے پیدا ہوگیا تھا کہ تمام مدارس آڈٹ کروائیں گے اور الحمدللہ مدارس نے اس کا اہتمام بھی شروع کردیا،لیکن اس میں بھی دوبارہ وہی سسٹم کی خرابیاں آڑے آرہی ہیں کہ مدارس کے ساتھ بینکنگ کی دنیا میں امتیازی رویوں کا سامنا ہے،عملی طور پر تمام بینکوں میں مدارس کے اکاونٹ کھولنے پر پابندی ہے، مدارس کے ذمہ داران کو بینکوں کی طرف سے مطلوبہ جملہ دستاویزات مہیا کیے جانے کے باوجود اکاونٹ نہیں کھولے جاتے۔ہم نے اس سلسلے میں سٹیٹ بینک آف پاکستان اور وزارت خزانہ کو بار بار خطوط لکھے اور ان سے مطالبہ کیا کہ مدارس کے اکاونٹ کھولنے پر سے غیر اعلانیہ پابندی ختم کی جائے تاکہ حکومت خود مدارس کے مالیاتی سسٹم پر چیک رکھ سکے اور اگر کسی بھی مدرسہ کے بارے میں ایسے کوئی ثبوت اور شواہد ملیں تو ان کے بارے میں مدارس کے نمائندہ وفاقوں کو آگاہ کیا جائے لیکن چونکہ ایسا کرنے سے شور کرنے اور پروپیگنڈہ کرنے کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے اس لیے ایسا نہیں کیا جاتا اور مدارس کے اکاونٹ تک نہیں کھولنے دیئے جاتے۔

(۳)......مدارس کا نصاب ونظام:......اس بارے میں بھی اتفاق رائے پیدا ہوگیا تھا، تاہم اس کے باوجود الحمدللہ مدارس کی نصابی کمیٹیاں وقتاً فوقتاً نصاب میں بہتری لانے کا اہتمام کرتی ہیں،اس میں دینی اور عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترمیم کی جاتی ہے،اس بارے میں بار بار یہ بات واضح کی گئی دینی نصاب میں ترمیم وتبدیلی تو کسی کے ایجنڈے کے تحت نہ کی جاتی ہے اور نہ ہی قبول کی جائے گی البتہ دینی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی نصاب میں بھی تبدیلی کا عمل جاری ہے جبکہ عصری نصاب کے حوالے سے بھی کافی پیش رفت ہوچکی ، اکثر مدارس میں میٹرک تک عصری مضامین کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے لیکن یہاں پھر وہی مسئلہ کہ ہمارے سسٹم کی خرابیاں آڑے آجاتی ہیں یہاں چیچو کی ملیاں کے کسی ادارے کی مثال نہیں بلکہ وفاقی دارالحکومت کے سب سے بڑے ادارے جامعہ فریدیہ کا معاملہ یہ ہے کہ یہ ادارہ گزشتہ دوسال سے فیڈل بورڈ سے عصری تعلیم کے لیے الحاق کی کوشش کررہا ہے اور اس کا الحاق تاحال قبول نہیں کیا گیا۔

اس تمام تفصیل کا مقصد یہ بتانا ہے کہ دینی مدارس ریاستی اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے خواہاں ہیں، ہر طرح کی مثبت تبدیلیوں کا خیر مقدم کرتے ہیں، ہر موقع پر مزاحمت کے بجائے مفاہمت کا طرز عمل اپناتے ہیں لیکن دوسری طرف

سے مدارس کو مسلسل ہدف تنقید بنایا جاتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں حکومتی پالیسیوں میں عدل وانصاف اور غیر جانبداری کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے اور دوہرے معیار سے ہر قیمت پر گریز کیا جانا چاہیے، رجسٹریشن بالکل بجا لیکن مدارس کے ساتھ ساتھ گلی محلوں میں تعلیم کے نام پر تجارت کرتے اداروں کی بھی رجسٹریشن ہونی چاہیے، ناجائز زمینوں پر قبضہ کر کے اگر کوئی کمرشل ادارہ بنا ہو یا کسی نے بھی قبضہ کیا ہوا سے واگزار کروایا جانا چاہیے، مدارس کے ساتھ ساتھ مغرب سے فنڈ لینے والی این جی اوز کی آمدن کی بھی مانیٹرنگ لازم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہم انتہا پسندی کے خاتمے کی کوششوں میں انتہا پسندی سے گریز کرنا چاہیے اور تشدد کی روک تھام کرتے کرتے خود ہی متشددانہ طرز عمل نہیں اپنا لینا چاہیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ دیر آید درست آید کے مصداق حکومتی ذمہ داران کی طرف سے مدارس کی قیادت اور حکومتی ذمہ داران کا جو مشترکہ اجلاس طلب کیا گیا وہ خوش آئند ہے اور امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے مثبت اور دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم کسی قسم کے مذاکرات سے قبل اور اعلیٰ سطح پر مدارس بارے پالیسی کی تشکیل سے قبل مدارس کو بلاوجہ ہراساں کرنے اور چھاپے مارنے کا سلسلہ فی الفور بند ہو جانا چاہیے۔

اسلام اور دیگر ادیان میں فرق

دراصل اسلام سے پہلے قوموں میں اپنے بزرگوں کی اور بانیانِ مذہب کی برسی منانے کا معمول ہے، جیسا کہ عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت پر ''عید میلاد'' منائی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے برسی منانے کی رسم کو ختم کر دیا تھا اور اس میں دو حکمتیں تھیں۔ ایک یہ کہ سالگرہ کے موقع پر جو کچھ کیا جاتا ہے وہ اسلام کی دعوت اور اس کی روح و مزاج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ اسلام اس ظاہری سج دھج، نمود و نمائش اور نعرہ بازی کا قائل نہیں، وہ اس شور و شغب اور ہاؤ ہو سے ہٹ کر اپنی دعوت کا آغاز دلوں کی تبدیلی سے کرتا ہے، اور عقائد حقہ، اخلاقِ حسنہ اور اعمالِ صالحہ کی تربیت سے ''انسان سازی'' کا کام کرتا ہے۔ اس کی نظر میں یہ ظاہری مظاہرے ایک کوڑی کی قیمت بھی نہیں رکھتے، جن کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

جگمگاتے در و دیوار، دل بے نور ہیں

دوسری حکمت یہ ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کی طرح کسی خاص موسم میں برگ و بار نہیں لاتا، بلکہ وہ تو ایسا سدا بہار شجرۂ طوبیٰ ہے جس کا پھل اور سایہ دائم وقائم ہے۔ گویا اس کے بارے میں قرآنی الفاظ میں ''اکلھا دائم و ظلھا'' کہنا بجا ہے۔ اس کی دعوت اور اس کا پیغام کسی خاص تاریخ کا مرہونِ منت نہیں بلکہ آفاق و ازمان کو محیط ہے۔

اور پھر دوسری قوموں کے پاس تو دو چار ہستیاں ہوں گی جن کی سالگرہ منا کر وہ فارغ ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس اسلام کے دامن میں ہزاروں لاکھوں نہیں، بلکہ کروڑوں ایسی قد آور ہستیاں موجود ہیں جو ایک سے ایک بڑھ کر ہیں اور جن کی عظمت کے سامنے آسمان کی بلندیاں ہیچ اور نورانی فرشتوں کا تقدس گردِ راہ ہے۔ اسلام کے پاس کم و بیش سوا لاکھ کی تعداد تو ان انبیاء علیہم السلام کی ہے جو انسانیت کے ہیرو ہیں اور جن میں سے ایک ایک کا وجود کائنات کی ساری چیزوں پر بھاری ہے۔ پھر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرامؓ کا قافلہ ہے، ان کی تعداد بھی سوا لاکھ سے کیا کم ہوگی، پھر ان کے بعد ہر صدی کے وہ لاکھوں اکابر اولیاء اللہ ہیں جو اپنے اپنے وقت میں رشد و ہدایت کے مینارۂ نور تھے اور جن کے آگے بڑے بڑے جابر بادشاہوں کی گردنیں جھک جاتی تھیں۔ اب اگر اسلام شخصیتوں کی سالگرہ منانے کا دروازہ کھول دیتا تو غور کیجیے! اس امت کو سال بھر میں سالگرہوں کے علاوہ کسی اور کام کے لیے ایک لمحہ کی بھی فرصت ہوتی؟

قواعد وضوابط ومعلومات برائے مدارس

ترتیب: محمد سیف اللہ نوید
نظر ثانی: مولانا عبدالمجید ناظم مرکزی دفتر وفاق

[وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق مدارس وجامعات کے ذمہ داران اکثر و بیشتر منظور شدہ قواعد وضوابط کے بارے میں استفسار کرتے رہتے ہیں۔ان کے استفادہ کے لئے یہ معلومات ماہنامہ وفاق المدارس میں شائع کی جارہی ہیں۔امید ہے کہ اس سے رہنمائی حاصل کرسکیں گے...ادارہ]

شرائط الحاق:

(۱)......ادارہ کا مسلک عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مطابق تشریحات فقہ حنفی وسلف صالحین اکابر علماء دیوبند ہو۔

(۲)......الحاق کے لئے صدر یا ناظم اعلیٰ وفاق کا بذات خود یا کسی نامزد معتمد یا رکن مجلس عاملہ یا علاقائی مسئول کا بذات خود معائنہ وتحریری سفارش کرنا۔

(۳)......وفاق المدارس سے وابستگی اور وفاق المدارس کے طے شدہ قواعد وضوابط اور دستور وفاق کی پابندی ضروری ہے۔

(۴)...... ہر سطح کے ادارہ کے مہتمم کا اس سطح کے نصاب سے آگاہی ہونا، وفاق المدارس کے مسلک سے وابستہ ہونا، نیز متشرع اور متدین ہونا ضروری ہوگا۔

(۵)......مدارس ابتدائیہ/مدارس تحفیظ کے الحاق کے وقت کم از کم ایک استاد اور پچیس طلباء/طالبات کا ہونا ضروری ہے۔عالمیہ کے الحاق کے لئے درجہ عالمیہ میں کم ازکم تین تعداد ہونا لازمی ہے۔

(۶)......مدرسہ کی اپنی عمارت بقدر ضرورت (ملکیت/عاریت/کرایہ) ہونا ضروری ہے۔

(۷)......بوقت الحاق مدرسہ کی عمارت کا نقشہ فارم کے ساتھ لف کرنا ضروری ہے۔

(۸)...... ہر سطح کے الحاق کے لیے اس درجہ کے طلباء/طالبات نیز مطلوبہ استعداد کے اساتذہ/معلمات کا ہونا

ضروری ہے۔

(۹)......جس درجے میں طلبہ / طالبات کا امتحان دلوانا ہو،اس درجے تک الحاق ضروری ہے۔

بقائے الحاق کی شرائط:

(۱)......جس سطح پر الحاق ہوا ہے اس سطح کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(۲)......وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دستور،قواعد وضوابط نیز وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی ہدایات پر عمل درآمد ضروری ہوگا۔

(۳)......بقائے الحاق کے لیے الحاق فیس،سالانہ فیس،نیز ماہنامہ وفاق المدارس کی فیس بروقت جمع کرانا ضروری ہوگا۔

(۴)......اگر کسی سال امتحان کے لئے طلبہ تیار نہیں ہوئے تو دفتر کو تحریری اطلاع دینا اور متعلقہ درجے کی سالانہ فیس ادا کرنا لازم ہے۔

(۵)......وفاق کے نظامِ امتحان میں شرکت کرنا ضروری ہے۔ مسلسل تین سال تک امتحانات میں عدم شرکت کی صورت میں الحاق منسوخ تصور کیا جائے گا جو کہ رکن مجلس عاملہ/مسئول کی تصدیق کے ساتھ بحال ہوگا اور بقایا واجبات کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(۶)......سند الحاق صرف تین سال کے لیے جاری ہوگی۔تجدید سند الحاق کی فیس ایک صد روپے ہوگی۔

(۷)......ہر سطح کے الحاق/بقاء الحاق کے لیے باقاعدہ طلباء کا ہونا ضروری ہے۔ پرائیویٹ طلبہ وطالبات کا امتحان دلانا خلاف ضابطہ ہے۔

(۸)......ایسے مدارس جہاں ثانویہ عامہ یا اس سے بالائی درجات ہوں وہاں مدرسہ کی عمارت میں کم از کم اتنے کمرے/درسگاہوں کا ہونا ضروری ہوگا جتنے درجے وہاں جاری ہیں۔

(۹)......اقامتی مدارس میں طلباء/طالبات کے لیے معقول رہائش کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۰)......ایسا ادارہ جن کی متعدد شاخیں ہوں،ان شاخوں کی بوقت الحاق/تجدید الحاق دفتر وفاق کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ نیز وہاں پر بھی تعلیمی نظام وفاق المدارس کے ترتیب کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

مدارس بنات کے لیے خصوصی شرائط:

(۱)......مدرسہ میں شرعی حدود کے مطابق تعلیم ورہائش کا انتظام ہونا ضروری ہے۔

(۲)......محرم خاتون کے ذریعے طالبات کی نگرانی کا اہتمام ضروری ہے۔

(۳)......مرد اساتذہ کی صورت میں ان کا طالبات/معلمات سے اختلاط نہ ہو۔

(۴)......مرد اساتذہ کے لئے پس دیوار یا پس پردہ اسباق پڑھانے کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

(۵)......ایسے مدارس بنات جہاں شرعی پردہ کا اہتمام نہ ہوتا ہو یا غیر شرعی اختلاط کے مواقع ہوں، کا الحاق دو معتبر گواہان کی تحریری اطلاع کی صورت میں رکن مجلس عاملہ/مسئول کی سفارش و تائید سے ختم کر دیا جائے گا اور دوبارہ اس وقت تک الحاق بحال نہیں ہوگا جب تک شکایات کا مکمل ازالہ نہ ہو جائے۔

(۶)......طالبات کے مدارس میں درجہ عالیہ اور درجہ عالمیہ میں تدریس کے لیے معلمین/معلمات کی تدریس کا کم از کم چار سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔

الحاق فیس:......مدارس تحفیظ، تجوید، ابتدائیہ و متوسطہ 1000 روپے، ثانویہ 1200 روپے، عالیہ 2000 روپے اور جامعات 2500 روپے۔

سالانہ فیس:......مدارس تحفیظ، تجوید، ابتدائیہ و متوسطہ 500 روپے، ثانویہ 800 روپے، عالیہ 1500 روپے، جامعات 2000 روپے۔

ماہنامہ وفاق فیس:......ماہنامہ وفاق کی فیس مبلغ 300 روپے ہے۔

سال کا آغاز:

وفاق کے تحت تعلیمی سال کا آغاز شوال المکرّم سے ہوتا ہے جبکہ مالیاتی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیسوں کی ادائیگی لازم ہے۔ نئے الحاق اور ترقی الحاق کے وقت الحاق فیس، سالانہ فیس اور ماہنامہ وفاق کی فیس یکمشت جمع کرانا ہوگی اور اس کے بعد جس درجہ میں الحاق ہو ہر سال اس کے مطابق سالانہ فیس اور ماہنامہ وفاق کی فیس ادا کرنا ہوگی۔

ترقی الحاق:

مدرسہ میں جس درجہ کی تعلیم ہو اور الحاق اس سے کم درجے میں ہے تو اگلے درجہ میں ترقی الحاق ضروری ہے۔ مدارس کو چاہیے کہ محرم الحرام میں ترقی الحاق کروالیں تاکہ داخلہ امتحان کے وقت دشواری نہ ہو۔ ترقی الحاق کے لئے دوبارہ فارم الحاق پر کرنا اور مسئول سے معائنہ رپورٹ ضروری ہے۔ ترقی الحاق کی فیس درج ذیل ہے۔

ترقی الحاق حفظ، تجوید، متوسطہ سے درجہ ثانویہ 200 روپے، ثانویہ سے عالیہ 800 روپے اور عالیہ سے عالمیہ 500 روپے۔

مثنیٰ سند الحاق:......مدرسہ کے نام یا مستقل پتہ کی تبدیلی کے لئے سابقہ اصل سند الحاق اور مسئول کی تصدیق کے ساتھ مدرسہ کے لیٹر پیڈ پر درخواست بھجوائیں۔ سند الحاق گمشدگی کی صورت میں اخبار کا اشتہار اور مسئول کی تصدیق ضروری ہے۔ مثنیٰ سند الحاق فیس درجہ حفظ، تجوید و متوسطہ 2000، ثانویہ 2400، عالیہ 4000 اور عالمیہ 5000 روپے ہے۔

مدرسہ کی شاخ کا ضابطہ:......اگر مدرسہ کی کئی شاخیں ہوں تو امتحان سے قبل شاخ کی باقاعدہ تحریری طور پر مسئول کی تصدیق کے ساتھ ''دفتر وفاق'' کو اطلاع دینا لازم ہے ''وفاق'' کے ریکارڈ میں شاخ کا اندراج ضروری ہے، ورنہ نتیجہ کالعدم ہوگا۔واضح رہے کہ ''وفاق'' سے ملحق کسی بھی جامعہ یا مدرسہ کی کوئی بھی شاخ اس وقت معتبر ہوگی جب اس شاخ پر متعلقہ جامعہ یا مدرسہ کا مکمل کنٹرول ہو۔اساتذہ اور عملہ کے عزل ونصب کا کلی اختیار متعلقہ جامعہ یا مدرسہ کو حاصل ہو یا کم از کم تعلیمی الحاق ہو کہ اس شاخ کا تعلیمی وامتحانی نظم متعلقہ جامعہ طے کرتا ہو۔

کوائف نامہ برائے وصولی فیس:

مختلف مدات میں فیس کی وصولی کے لئے وفاق کی طرف سے ''کوائف نامہ برائے وصولی فیس'' مرتب کیا گیا ہے۔جس میں تمام درجات کی مرحلہ وار فیس درج ہے۔رجسٹریشن فارم، داخلہ فارم، الحاق فیس، سالانہ فیس اور دیگر واجبات کی ادائیگی کے لئے کوائف نامہ پر کر کے ہمراہ بھیجنا ضروری ہے۔کوائف نامہ مکمل اور خوشخط پر کریں۔

وفاق المدارس کے اکاؤنٹ نمبرز:

مدارس اپنی فیسیں بذریعہ آن لائن درج ذیل اکاؤنٹ نمبروں میں جمع کروائیں:

مسلم کمرشل بینک (کینٹ برانچ) ملتان:	01010019302	برانچ کوڈ: 0504
میزان بینک لمیٹڈ (گارڈن ٹاؤن برانچ) ملتان:	0101074220	برانچ کوڈ: 0507
الائیڈ بینک لمیٹڈ (گارڈن ٹاؤن برانچ) ملتان:	0010009049990010	برانچ کوڈ: 0848
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ (گارڈن ٹاؤن برانچ) ملتان:	000206801346	برانچ کوڈ 0746

رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کا طریقہ:

اگر بینک سے رقم بھیجنے کی سہولت موجود نہ ہو اور بامر مجبوری منی آرڈر سے رقم بھجوانی ہو تو منی آرڈر فارم کے نچلے حصے میں رقم بھیجنے والے کے پتے کے خانے میں مدرسہ کا نام مع پتہ اور الحاق نمبر لکھیں۔دوسری طرف کوپن پر رقم ہندسوں میں واضح لکھیں اور مکتوب الیہ کے لئے پیغام میں طلبہ کی درجہ وار تعداد (یا جس مد میں رقم بھجوانی ہو) تحریر فرمائیں۔

اکثر طلبہ خود الگ الگ فارم بھجواتے رہتے ہیں۔جس سے دفتری کارروائی میں دشواری ہوتی ہے۔کوشش کی جائے کہ سنگل فیس کا داخلہ ایک ہی دفعہ اور اسی طرح ڈبل فیس کے داخلے بھی مدرسہ کی طرف سے اکٹھے بھجوائے جائیں۔آن لائن/منی آرڈر کی اصل رسید داخلہ فارموں کے ساتھ دفتر وفاق کو بھجوانا لازم ہے۔فیس کا ثبوت لف نہ ہونے کی صورت میں داخلہ فارموں پر کوئی کارروائی نہ ہوگی۔

آغاز داخلہ سالانہ امتحان:

وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات 1436ھ کے داخلے یکم ربیع الاول سے 30 ربیع الاول سنگل فیس یکم ربیع الثانی تا

15 ربیع الثانی ڈبل فیس اور 16 ربیع الثانی تا 30 ربیع الثانی تک تین گنا فیس کے ساتھ ہوں گے۔

رجسٹریشن درجہ اولیٰ کی تاریخ:...... درجہ اولیٰ میں زیر تعلیم طلبہ کی رجسٹریشن، اسی سال مکمل کروائیں۔ ثانویہ عامہ کے سال میں اولیٰ کی رجسٹریشن نہ ہوگی۔ طلبہ اپنی دو عدد تازہ تصاویر (1.50×1.25) رجسٹریشن فارم پر چسپاں کریں۔ رجسٹریشن درجہ اولیٰ کی فیس مبلغ ایک سو (100) روپے فی طالب علم ہے۔

غیر ملکی طلبہ کے داخلہ کا ضابطہ:...... غیر ملکی طالب علم سے مراد وہ طالب علم ہوگا جس نے غیر ملکی اداروں میں تعلیم حاصل کی ہوگی۔ غیر ملکی طلبہ کے لئے متوسطہ/مڈل کی شرط ختم کر دی گئی ہے۔ ان کا داخلہ شوال المکرّم سے 25 ذوالحجہ تک وصول کیا جائے گا۔ ان کی غیر ملکی اسناد، نارا کارڈ اور ویزہ کی نقول لف کرنا ضروری ہے۔ امتحان میں شرکت کی اجازت ان کی اسناد کی صحت اور جائزہ امتحان میں کامیابی کی بنیاد پر ہوگی۔

دوران سال تعلیمی داخلہ:...... تمام مدارس میں داخلہ واخراج بذریعہ تصدیق نامہ (سرٹیفکیٹ) ہوگا۔

بعض اوقات ایک مدرسہ کسی طالب علم کا کسی جرم کی بنا پر اخراج کرتا ہے اور دوسرا ادارہ بلا تصدیق اس کو داخلہ دے دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے بعد میں پیچیدگیاں سامنے آتی ہیں۔ اس سلسلہ میں اہل مدارس وفاق کے قواعد کی پابندی کو یقینی بنائیں۔ اگر کوئی طالب علم دوران سال داخلہ کے لئے آئے تو اہل مدرسہ اس سے تصدیق نامہ طلب کریں اور سابقہ مدرسہ کی تصدیق کے بغیر داخلہ نہ دیں۔

امتحانی مرکز:...... مدرسہ کے سنٹر کی تبدیلی مقصود ہو تو مدرسہ کے لیٹر پیڈ پر دفتر وفاق کو درخواست بھجوائیں۔ نیز اگر اپنے ادارے کو (نیا) سنٹر بنانا چاہتے ہوں تو مسئول کو ہال کا معائنہ کروا کر اس کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ شہر میں سابقہ سنٹر سے پانچ کلومیٹر سے کم مسافت کی صورت میں، بنات کے لئے مدرسہ کی اپنی تعداد کم از کم پچاس اور بنین کے لئے سو تعداد ہونا شرط ہے اور ہال کشادہ ہونا ضروری ہے، نیز امتحان سے متعلق جملہ ضروریات بذمہ سنٹر ہوں گی۔

نگران عملہ کے تقرر کا ضابطہ:...... ''وفاق'' کے تحت منعقد ہونے والے امتحانات میں نگرانی کے لئے ملحقہ مدارس و جامعات سے نگران عملے کا تقرر کیا جاتا ہے۔ مدارس و جامعات درج ذیل شرائط کے حامل اساتذہ ومعلمات کے نام نگرانی کے لئے بھجوا سکتے ہیں: (۱) استاد/استانی با اعتماد، دیانتدار اور سنجیدہ ہو۔ (۲) درجہ کتب کا استاد/استانی ہو۔ (۳) امتحانی امور سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتا/رکھتی ہو۔

ان میں نگران اعلیٰ مقرر کرنے کے لئے جو زیادہ موزوں ہو اس کی بھی تصریح کر دی جائے۔ اپنے مدرسہ/جامعہ کے وفاقی طلبہ کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کے نام درج کریں۔ پچیس طلبہ پر ایک نگران لیا جائے گا۔ وفاق کی امتحانی کمیٹی کو مکمل اختیار ہوگا کہ وہ ان کی تقرری کسی بھی سنٹر میں کرے۔

☆......☆......☆

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹویؒ کی مطبوعہ تصانیف

تحقیق: ڈاکٹر محمد ادریس سومرو
ترجمہ: مولانا کلیم اللہ سندھی

[زیر نظر تحقیقی مضمون ڈاکٹر محمد ادریس سومرو کا تحریر کردہ ہے، جو انہوں نے سندھی زبان میں تحریر کیا ہے۔ مولانا کلیم اللہ سندھی نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ کچھ مفید اضافات بھی کیے ہیں۔ معلوماتی اور افادیت سے پُر یہ مضمون قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے

❖ ......**کشف الرین کے اردو تراجم:**......راقم کی معلومات کی حد تک اب تک کشف الرین کے ۴ تراجم اور شائع ہوئے، جن کا خلاصہ اس طرح ہے:

۱......شیخ محمد بن عبد القادر لدھیانوی کا ترجمہ، جو تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں محدث خلیل احمد سہارنپوریؒ کی عنایت واہتمام کے تحت مطبع رحیمی لدھیانہ ہندوستان سے عربی متن کے ساتھ شائع ہوا۔[۴۷]

۲......محمد عباس رضوی کا ترجمہ ۱۹۷۳ء، جو مترجم کے تفصیلی حواشی وتخریج سمیت ضخیم مقدمہ کے ساتھ پہلی بار ڈیمی سائز کے ۱۸۰ صفحات پر المجدد امام احمد رضا اکیڈمک چوک دارالاسلام نمبر ا گوجرانوالا کی طرف سے اور دوسری بار ’’تحقیق رفع یدین‘‘ کے نام سے ۱۴۲۱ء عربی متن اور ڈیمی سائز کے ۸۰ صفحات پر ۱۹۸۷ء میں پہلی بار مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈو شریف حیدرآباد کی طرف سے شائع ہوا۔ جس کے شروع میں مترجم مولانا ابو العلا محمد عبد العلیم ندوی کی طرف سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک جامع مقدمہ بھی شامل ہے۔

۳......حافظ عزیز الرحمٰن ایم۔اے۔ایل ایل بی کا ترجمہ ۱۹۹۱ء: حافظ عزیز الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالا کا ۱۹۹۱ء میں تیار کردہ کشف الرین کا یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۵۸ صفحات پر ’’عبید اللہ انور‘‘ اکیڈمی مین بازار ٹیکسلا پنجاب کی طرف سے شائع ہوا۔

❖ ......**سندھی ترجمہ:**......’’کشف الرین عن مسئلہ رفع الیدین‘‘ آسان سندھی ترجمہ ’’نماز میں ہتھ کھنن‘‘ کے

نام سے حافظ عبد الرزاق مہران سکندری نے ۱۴۲۱ھ میں تیار کیا، جو ۱۴۲۲ھ (۲۰۰۱ء) میں ڈیمی سائز کے ۱۱۶ صفحات پر مکتبہ حزب الاحناف جامع مسجد پولیس لائن سانگھڑ (سندھ) کی طرف سے شائع ہوا اور عربی متن بھی ساتھ ہے (ایک صفحہ پر عربی متن اور سامنے والے صفحے پر اس کا سندھی ترجمہ)۔ کتاب پر پروفیسر نثار احمد جان سرہندی کا مقدمہ، ایک تقریظ علامہ مفتی محمد جان نعیمی صاحب اور دوسری تقریظ علامہ ڈاکٹر عبد الرسول قادری صاحب کی طرف سے شامل ہے۔

(۳۷)......اللؤلؤ المکنون فی تحقیق مد السکون (عربی)

علم تجوید سے متعلق یہ رسالہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے سن ۱۱۴۸ھ میں مرتب کیا، عربی زبان میں تحریر کردہ یہ رسالہ دو فصول پر مشتمل ہے، اس رسالہ میں مد سکون کا بیان اور اس کے ساتھ ملحقہ مسائل پر علم تجوید کے اصولوں کے مطابق تحقیق کی گئی ہے۔

ڈاکٹر عبد القیوم السندی اسسٹنٹ پروفیسر ام القری یونیورسٹی مکۃ المکرمہ کی تحقیق و مقدمہ کے ساتھ ڈیمی سائز کے ۲۷ صفحات پر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ سال ۱۹۹۹ء (۱۴۲۰ھ) میں مکتبۃ الجامعۃ البنوریہ کراچی کی طرف سے شائع ہوئی، جس پر علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحبؒ کا مقدمہ اور علامہ محمد یوسف لدھیانویؒ کی تقریظ شامل ہیں۔

(م)

(۳۸)......مدح نامہ سندھ (فارسی)

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے دور میں عبد الرؤف نامی ایک پٹھان نے سندھ اور اہل سندھ کی غیبت میں ایک رسالہ لکھا تھا، مخدوم صاحبؒ سفر حج پر تھے (۱۱۳۵۔۱۱۳۶ھ میں) واپس ہوئے تو وہ رسالہ کہیں سے نظر سے گذرا، جس کا جواب فارسی زبان میں ''مدح نامہ سندھ'' کے نام سے یہ کتاب لکھ کر دیا، اصل فارسی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی [۴۷] البتہ اس کا سندھی ترجمہ سندھ کے مشہور مبلغ مولانا محمد ادریس ڈاہری صاحب نے تیار کیا، شروع میں تقریظ مولانا رحیم بخش ''قمر'' کی اور مقدمہ مولانا محمد ادریس ڈاہری صاحب کا شامل ہے۔ پہلی بار سال ۱۴۱۱ھ میں کراؤن سائز کے ۱۶۸ صفحات پر ادارہ خدمۃ القرآن والسنۃ شاہپور جہانیاں ضلع نوابشاہ کی طرف سے شائع ہوا۔ [۴۹]

(۳۹)......معیار النقاد فی تمییز المغشوش من الجیاد (عربی)

مخدوم نے یہ رسالہ نماز میں دورانِ قیام ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی تائید میں اور مخدوم محمد حیات سندھی کے رسالہ ''درۃ فی اظہار غش نقد الصرۃ'' کے رد میں تحریر کیا۔

یہ رسالہ مجموعہ خمس رسائل کے ضمن میں دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

ا......افغانستان سے مولانا شیر احمد منیب کی طرف سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں معیار النقاد ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲......ادارۃ القرآن کراچی کی طرف سے ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں ''معیار النقاد'' ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

نوٹ:......مجموعہ خمس رسائل کے دونوں ایڈیشنوں کا تفصیلی تذکرہ اوپر ''درھم الصرۃ'' کے بیان میں گذر چکا ہے۔

(ن)

(۴۰)......النفحات الباھرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاھرۃ (فارسی)

مخدوم صاحب نے اس فارسی رسالہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ''پنجتن پاک'' اور ''بارہ امام'' کہنا جائز ہے۔

اس رسالے کا سندھی ترجمہ مشہور عالم مبلغ محمد ادریس ڈاہری صاحب نے تیار کیا جو فارسی متن کے ساتھ (دو کالموں میں) ''خلاصۃ النفحات الباھرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاھرۃ'' (یعنی پنجتن پاک اور بارہ امام کہنا جائز ہے) کے نام سے ڈیمی سائز کے ۵۲ صفحات پر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ ادارہ خدمت القرآن والسنۃ جامعہ محمدیہ شاہ پور جھانیاں ضلع نوابشاہ کی طرف سے سن ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

(و)

(۴۱)...وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب ﷺ (فارسی)

رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کی تاریخ وفضائل کے متعلق چھ ابواب پر مشتمل ۱۱۶۴ھ میں تحریر کردہ یہ کتاب اصل فارسی میں ہے جو اب تک شائع نہیں ہوئی، البتہ اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے اور سندھی ترجمہ بھی غالباً شائع ہوا ہے۔

وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب ﷺ (فضائل وتاریخ اھلِ بیت) تالیف مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی از مترجم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی، یہ اردو ترجمہ دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

(۱) پہلی ۱۹۷۲ء میں کراؤن سائز پر ۱۳۸ صفحات پر ادارہ بستان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شائع ہوا، جس کا مقدمہ، سید واجد علی حسینی نے لکھا، اس مقدمہ میں بتایا ہے کہ مذکورہ کا سندھی ترجمہ بھی حضرت قبلہ مولانا صاحب موصوف (قاسمی) نے کر دیا ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ العزیز جلد ہی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر شہرت دوام حاصل کرے گا۔

(۲) دوسرا ایڈیشن ڈیمی سائز کے ۸۰ صفحات پر شائع ہوا، جس پر سن طباعت تحریر ہے اور نہ ہی ناشر کا نام، اس ایڈیشن میں سید واجد علی کا مقدمہ بھی شامل نہیں ہے جو کہ پہلے ایڈیشن میں موجود تھا۔

☆......''وسیلو وٹھئی جو'' (سندھی ترجمہ وسیلۃ الغریب) مترجم، فقیر محمد اسماعیل سکندری

یہ ترجمہ کتابی صورت میں اب تک شائع نہیں ہوسکا ہے، البتہ ماہوار ''الراشد'' پیر جو گوٹھ میں قسطوار شائع ہوتا رہا ہے۔(۴۹)

(۴۲)......الوصیۃ الھاشمیۃ (عربی)

رسول ﷺ کے ارشاد مبارک ''ماحق امری مسلم لہ شی ء یوصی منہ یبیتُ لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ'' (جس مسلمان کے پاس کوئی چیز موجود ہو وہ اس میں وصیت کرنا چاہے تو پھر اس پر لازم ہے کہ دو راتیں بھی نہ گذریں مگر اپنی وہ وصیت لکھ کر رکھے) اس پر عمل کرتے ہوئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی صاحب نے ایک وصیت نامہ عربی میں اپنے دونوں صاحبزادوں (مخدوم عبدالرحمٰن ٹھٹوی متوفی ۱۱۸۲ھ اور مخدوم عبداللطیف ٹھٹوی متوفی ۱۱۸۹ھ) اپنے معتقدین اور طلبہ کے نام لکھا، جو دین کی ضروری باتوں کے علاوہ جامع نصائح پر بھی مشتمل ہے۔اصل عربی کتاب ابوعبیداللہ محمد جان نعیمی کے مقدمہ، تحقیق وتحریج اور تعلیمات کے ساتھ ڈیمی سائز ۶۴ صفحات پر سن ۱۴۱۶ھ میں دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

❖......**سندھی تراجم**

الوصیۃ الھاشیہ کے دو سندھی ترجمے شائع ہوئے ہیں:

(۱)......مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی جو وصیۃ نامو، مترجم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ ماہوار ''نئین زندگی'' کے شمارہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا، جو آخر سے نامکمل ہے۔

(۲)......الوصیۃ الھاشمیہ، مترجم پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف سموں، ڈیمی سائز کے ۸۴ صفحات پر سن ۱۹۹۵ء الراشد اکیڈمی کراچی کی طرف سے شائع ہوا۔ یاد رہے کہ پہلے ایڈیشن میں عربی متن بھی شامل ہے۔

مخدوم صاحب کی زیرِ طباعت تصنیفات

راقم کی معلومات کی حد تک مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے مندرجہ ذیل کتب زیر طباعت ہیں:

(۱)......کفایۃ القاری فی متشابھات القرآن (عربی) تحقیق ڈاکٹر عبدالقیوم

(۲)......کشف الرمز عن وجوہ الوقف علی الھمز (عربی) تحقیق ڈاکٹر عبدالقیوم السندی

(۳)......مظہر الأنوار (عربی) تحقیق مفتی محمد جان نعیمی، کراچی

(۴)......حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم (عربی) تحقیق، مولانا سلیم اللہ سومرو

..................جاری ہے)..................

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان: معاہدہ مابین حکومت پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

حکومت پاکستان چاہتی ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ کو تمام شعبہ ہائے حیات میں مناسب مواقع ملنے چاہییں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حکومت پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے درمیان آج مورخہ 07 اکتوبر 2010 کو حسب ذیل نکات پر اتفاق ہوا:

۱۔ اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ میٹرک (مساوی ثانویہ عامہ) اور انٹرمیڈیٹ (مساوی ثانویہ خاصہ) کے نصاب میں لازمی عصری مضامین کو شامل کریں گے۔

۲۔ اتحاد تنظیمات مدارس میں شامل پانچوں بورڈز اپنا دینی نصاب طے کرنے میں آزاد اور خود مختار ہوں گے اور لازمی عصری مضامین حکومت پاکستان کے مجوزہ نصاب کے مطابق ہوں گے۔

۳۔ اتحاد تنظیمات مدارس کے پانچوں رکن بورڈز کو پاکستان میں قائم دیگر تعلیمی بورڈز کی طرح ایکٹ آف پارلیمینٹ / ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے باضابطہ قانونی حیثیت دی جائے گی۔

۴۔ پانچوں بورڈز کو حکومت کی جانب سے قانونی حیثیت ملنے کے بعد ان کا رابطہ وزارت تعلیم سے ہوگا۔

۵۔ عصری مضامین کی تعلیم اور امتحانات کے معیار میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ہر بورڈ کی مجلس نصاب میں حکومت اپنے دو نمائندے نامزد کرے گی۔

۶۔ حکومت مدارس کے بارے میں کوئی بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پانچوں بورڈز سے رابطہ کرے گی۔ اگر حکومت کو کسی مدرسے کے خلاف شکایت ہو تو کسی بھی کاروائی سے پہلے متعلقہ بورڈ کی قیادت کو اعتماد میں لے گی۔

۷۔ کوئی مدرسہ ایسی تعلیم نہیں دے گا اور نہ ہی ایسا مواد شائع کرے گا جس سے عسکریت اور فرقہ واریت کو فروغ ملے۔ ہر مدرسہ آرڈی نینس نمبر XIX مجریہ 2005 ترمیم شدہ سوسائٹیز ایکٹ 1860 کی پابندی کرے گا لیکن اس ایکٹ کے تحت مختلف ادیان یا مسالک و مذاہب کی تقابلی تعلیم یا قرآن و سنت اور فقہ و اصول فقہ کے مضامین کی تدریس پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوگی۔

۸۔ معیار تعلیم، نصاب تعلیم اور معیار امتحان میں یکسانیت کو یقینی بنانے کے لئے حکومت پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس کے مابین مشاورت اور اتفاق رائے سے "ادارہ" کا قیام عمل میں آئے گا جس کی ہیئت، دائرہ کار اور نام طے کرنے کا عمل آج سے تیس دن

کے اندر مکمل کیا جائے گا (انشاء اللہ)۔

۹۔ پارلیمنٹ کے ایکٹ کا مسودہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی مشاورت اور اتفاق رائے سے طے پائے گا۔ اور اس میں کوئی بھی تبدیلی باہمی اتفاق رائے سے ہی کی جائے گی۔

۱۰۔ غیر ملکی طلبہ کی رجسٹریشن وزارت داخلہ کے ذریعے کی جائے گی۔

مفتی منیب الرحمان
جنرل سیکرٹری
اتحاد تنظیمات مدارس، پاکستان
صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

قاری محمد حنیف جالندھری
جنرل سیکرٹری
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ڈاکٹر یٰسین ظفر
ڈپٹی جنرل سیکرٹری
وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

مولانا عبدالمالک
صدر
رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان

مولانا قاضی نیاز حسین نقوی
سینئر نائب صدر
وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

قمر زمان چوہدری
سیکریٹری داخلہ

Shahid Hamid
شاہد حامد
ایڈیشنل سیکریٹری داخلہ

سینیٹر اے۔ رحمان ملک
وفاقی وزیر داخلہ

اسلام آباد
07 اکتوبر 2010

AGREEMENT BETWEEN GOVERNMENT OF PAKISTAN AND ITTEHAD-E-TANZEEMATE-MADARIS PAKISTAN (ITMP)

The Government of Pakistan sincerely wants that the students coming out of Deeni Madaris should get equal opportunities in all walks of life. For achieving this goal, an agreement is hereby made between Government of Pakistan and ITMP on this 7th day of October 2010. Both parties have agreed on the following points:-

1. The leadership of ITMP agreed to include compulsory contemporary subjects in Curricula of Matric (equivalent to Sanvia Amma) and Intermediate (equivalent to Sanvia Khassa).

2. All five Boards in ITMP will be independent to design the contents of religious education and compulsory subjects will be in accordance with syllabus prescribed by the Government.

3. Five Boards of ITMP shall be recognized like other Boards through Act of Parliament/Executive Order.

4. After extension of legal recognition the five Boards of ITMP would be linked with Ministry of Education.

5. In order to achieve uniformity and standard of education and examination Government will appoint two nominees on each of the five ITMP Boards curriculum committee.

6. Government desiring to obtain any information about Madaris shall approach ITMP/Member Board. Any complaint against any Madarsah shall not be acted upon without taking concerned ITMP Board in confidence.

7. No Madrassa shall teach or publish any literature which promotes militancy or spreads sectarianism. Every Madrassa shall abide by the Societies Registration Act of 1860 as amended by Ordinance XIX of 2005, provided

that nothing contained herein shall bar the comparative study of various religions or schools of thought or the study of any other subject covered by the Holy Quran, Sunnah or the Islamic jurisprudence.

8. In order to ensure standard of education, uniformity of curricula and standard of examination a "Regulatory Body" shall be established in consultation between ITMP and the Government. The deliberations to establish the proposed body along with its name shall be concluded within 30 days from today.

9. Foreign Students registration will be regulated through Ministry of Interior.

10. The draft of the Act of Parliament will be in consultation with ITMP and any change will take effect with consensus.

Mufti Munib-ur-Rehman,
General Secretary,
Ittehad Tanzeemat-e-Madaris,
Pakistan/President Tanzeem-ul-Midaris ahle Sunnat Pakistan

Qari Muhammad Hanif Jalandhri,
General Secretary,
Wifaq-ul-Madaris-al-Arabia,
Pakistan

Dr. Yasin Zafar,
puty General Secretary,
ifaq-ul-Madris Al-Salfia,
Pakistan

Maulana Abdul Malik,
President,
Rabita-tul-Madaris-ul-Islamia,
Pakistan

Maulana Niyaz Hussain Naq
Senior Vice President,
Wafaq-ul-Madris Al-Shia,
Pakistan

7/x/0x

Qamar Zaman Ch.
Secretary Interior

Shahid Hamid

Shahid Hamid
Additional Secretary, MoI

(Senator A. Rehman Malik)
Minister for Interior

جناب محمد اعجاز الحق وفاقی وزیر مذہبی امور کے ساتھ اتحادِ تنظیمات مدارسِ دینیہ پاکستان کا اجلاس

کارروائی

جمعرات مورخہ: ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵ء

مقام اجلاس: کمیٹی روم وزارت مذہبی امور

آج اتحادِ تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے صدور اور ناظمین اعلیٰ کا اجلاس وفاقی وزیر مذہبی امور جناب محمد اعجاز الحق کی زیر صدارت وزارت مذہبی امور کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی تمام کارروائی افہام و تفہیم کے ماحول میں ہوئی۔ اجلاس میں سوسائٹیز ایکٹ 1860 میں دفعہ نمبر 21 کے اضافی آرڈیننس بابت رجسٹریشن مدارس کے مسودے پر تفصیلی غور ہوا۔

اجلاس میں آرڈیننس میں بعض تشریحات و اضافات پر اتفاق ہوا، جو مذکورہ آرڈیننس کو ایکٹ کی صورت میں اسمبلیوں سے منظور کراتے وقت، اس میں شامل کئے جائیں گے۔ اس لئے مجوزہ مدارس رجسٹریشن ایکٹ کی قانونی تشکیل کے بعد اس پر عملدرآمد میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور سردست پالیسی کی حد تک اختلاف رائے کا باب بند ہوگیا ہے۔ اجلاس میں طے پایا کہ ایکٹ کی قانونی تشکیل کے بعد 31 اگست 2005 تک غیر رجسٹرڈ مدارس کی رجسٹریشن کے عمل کو مکمل کرلیا جائے گا۔ طے شدہ امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو دینی مدارس سوسائٹیز ایکٹ 1860 یا ٹرسٹ ایکٹ 1882 کے تحت رجسٹرڈ ہیں، انہیں قانونی طور پر رجسٹرڈ سمجھا جائے گا اور انہیں دوبارہ رجسٹریشن کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ البتہ وہ آئندہ مالی و تعلیمی سال کے اختتام پر اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی کی رپورٹ کی کاپی اور سالانہ حسابات کی آڈٹ رپورٹ کی کاپی رجسٹرار کو پیش کریں گے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	دستخط بابت توثیق کارروائی
۱	مولانا سلیم اللہ خان	صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان	
۲	مفتی منیب الرحمٰن	صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان	
۳	مولانا عبدالمالک	صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان	
۴	قاری محمد حنیف جالندھری	ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان	
۵	ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی	ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان	
۶	میاں نعیم الرحمٰن	ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان	
۷	ڈاکٹر عطاء الرحمٰن	ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان	
۸	مولانا نیاز حسین نجفی	ناظم اعلیٰ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان	
۹	علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی	نائب ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان	
۱۰	مولانا ولی اللہ المظفر	سیکرٹری صدر اتحاد تنظیمات مدارس، رکن وفاق المدارس العربیہ پاکستان	
۱۱	مولانا محمد اسحاق ظفر	تنظیم المدارس اہلسنت، رکن عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان	
۱۲	مولانا محمد یٰسین ظفر	رکن وفاق المدارس السلفیہ پاکستان	

(Vakil Ahmad Khan)
Secretary
Ministry of Religious Affairs
Zakat & Ushr

۱۔ تمام دینی مدارس خواہ کسی نام سے پکارے جائیں، ان کے قیام کے بعد ایک سال کے اندر انہیں سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کرانا ہوگا۔

۲۔ ہر ایک دینی مدرسہ رجسٹرار کو اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی رپورٹ کی کاپی پیش کرے گا۔

۳۔ ہر رجسٹرڈ مدرسہ اپنے سالانہ حسابات کی آڈٹ کاپی رجسٹرار کے پاس جمع کرائے گا۔

۴۔ دفعہ نمبر 21 کی شق نمبر 4 سے اس بات کی ممانعت نہیں ہوتی کہ مدرسے کے نصاب میں تقابل ادیان، مختلف مکاتب فکر کے نقطہ ہائے نظر کا علمی جائزہ یا کسی بھی ایسے موضوع کی تحقیق پڑھائی جائے، جو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی میں مذکور ہے۔

۵۔ ایک ادارے کے متعدد کیمپس کے لئے ایک ہی رجسٹریشن کافی ہوگی۔

(Vakil Ahmad Khan)
Secretary
Ministry of Religious Affairs
Zakat & Ushr
Government of Pakistan
Islamabad

فارم برائے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن

(سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ XXI مجریہ ۱۸۶۰ء)

(دوسرا ترمیمی آرڈیننس نمبر XIX مجریہ ۲۰۰۵ء)

۱۔ دینی مدرسے کا نام ________________________________

۲۔ مدرسے کا پتہ ________________________________

________ ٹیلیفون/ فیکس نمبر ________

۳۔ طلباء کی تعداد

۴۔ کوائف مجلس انتظامیہ:

نمبر شمار	نام و پتہ	قومی شناختی کارڈ نمبر	دستخط

۵۔ کوائف مہتمم (سربراہ ادارہ):

نام و پتہ	قومی شناختی کارڈ نمبر

۶۔ حلفیہ بیان کیا جاتا ہے کہ ادارہ/ دینی مدرسہ:

(الف) اپنی سالانہ تعلیمی کارکردگی کی رپورٹ متعلقہ رجسٹرار کو پیش کرے گا۔

(ب) کسی بھی آڈیٹر سے اپنے سالانہ حسابات کا آڈٹ کروائے گا اور آڈٹ رپورٹ کی کاپی متعلقہ رجسٹرار کو پیش کرے گا۔

(ج) نہ تو کوئی ایسا لٹریچر شائع کرے گا اور نہ اس قسم کی تعلیم دے گا جس سے عسکریت فروغ پائے یا فرقہ واریت یا دینی منافرت پھیلے۔ البتہ اس شق سے اس بات کی ممانعت نہیں ہوتی کہ مدرسے کے نصاب میں تقابل ادیان، مختلف مکاتب فکر کے نقطہ ہائے نظر کا علمی جائزہ یا کسی بھی ایسے مضمون کی تحقیق پڑھائی جائے جو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی میں مذکور ہے۔

(د) ایک دینی مدرسہ کی اگر ایک سے زائد شاخیں یا کیمپس ہوں تو ان کے لئے ایک ہی رجسٹریشن کافی ہوگی۔

دستخط

نام و مہر سربراہ ادارہ

نوٹ: مدارس کی رجسٹریشن کیلئے ساتھ لگانے والے کاغذات کی فہرست فارم کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

سوسائیٹیز رجسٹریشن (ترمیمی آرڈیننس نمبر XIX مجریہ ۲۰۰۵ء)

کے تحت مدارس دینیہ کی رجسٹریشن کیلئے لوازمات

سوسائیٹیز رجسٹریشن ایکٹ (ترمیمی آرڈیننس نمبر مجریہ XIX۲۰۰۵ء) کے تحت مدارس دینیہ کی رجسٹریشن کیلئے مندرجہ ذیل کاغذات کا ساتھ لگانا ضروری ہے:

۱۔ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن (انجمن / مدرسہ) کی دوعدد مصدقہ نقول۔

۲۔ انجمن / مدرسہ کے قواعد وضوابط کی کاپی (ہر صفحہ کی دوعدد مصدقہ نقول)

۳۔ مدرسہ / دارالعلوم کی مجلس منتظمہ کے تمام اراکین کے شناختی کارڈ کی دوعدد مصدقہ نقول۔

☆☆☆

نوٹ: ضرورت کے تحت اضافی کاغذ استعمال فرمائیں۔

انسان کامل کا خلق عظیم

مولانا عبدالنعیم

حضور اقدس ﷺ نبوت ورسالت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے بھی اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ تھے اور یہی وجہ تھی کہ آپ علیہ السلام اہل مکہ میں صادق اور امین کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ والدہ محترمہ کی رحلت کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کا ذمہ لیا۔ وہ اپنے یتیم پوتے سے بے حد محبت کرتے تھے، جب تک وہ نہ آتا قبیلہ بنو ہاشم کے شیخ اپنے لیے کھانے کا دسترخوان بچھانے کی اجازت نہ دیتے۔ روایت ہے کہ عبدالمطلب جو قریش کے رئیس اعظم تھے کعبے کی دیوار کے سائے میں مسند لگا کر بیٹھتے تھے، مسند کے اردگرد فرش بچھا دیا جاتا تھا اور عبدالمطلب کے بیٹے باپ کی مسند کے قریب زمین پر بیٹھا کرتے اور بزرگ خاندان کے احترام کے پیش نظر مسند کے فرش پر قدم رکھنا سوءِ ادب خیال کرتے، لیکن چھ سال کا پوتا دادا کے پاس جا کر مسند پر جا بیٹھتا اور عبدالمطلب اس کی پیٹھ پر اپنا دست شفقت پھیرتے اور اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ اگر کوئی چچا تقاضائے ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس درِ یتیم کو فرشِ مسند سے اتارنے کی خاطر اپنے پاس بلاتا تو عبدالمطلب فرماتے ''نہیں میرے بیٹے کو میرے پاس ہی بیٹھنے دو، خدا کی قسم اس کی شان بہت بلند ہے''۔ آپ علیہ السلام غیر معمولی طور پر خوش اخلاق واطوار کے مالک تھے اور یہی وجہ تھی کہ خاندان کے سبھی افراد آپ کو غیر معمولی محبت کی نگاہ سے دیکھتے اور خاندان کی قابل فخر متاع تصور کرتے تھے۔ بیس برس کی عمر میں آپ مظلوموں کی دادرسی کے اس معاہدے میں شامل ہوئے جو 'حلف الفضول' کے نام سے موسوم ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس عمر تک پہنچتے وقت آپ مکہ کی سوسائٹی میں اخلاق حسنہ اور حس انصاف رکھنے والے اصحاب میں شمار کیے جاتے تھے۔ پچیس برس کی عمر تک پہنچتے وقت آپ علیہ السلام کے حسن اخلاق اور حسن معاملات کے چرچے مکہ بھر میں بلند ہونے لگے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ انہی اوصاف سے متاثر ہو کر آپ کے عقد زوجیت میں آئیں۔ پینتیس برس کی عمر میں آپ نے حجر اسود کو اس کی موجودہ جگہ پر نصب کرنے کی سعادت حاصل کی اور قبائل قریش کو خوفناک خانہ جنگی میں مبتلا ہونے

سے بچایا۔ یہ واقعہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ منصب نبوت پر فائز ہونے سے پہلے آپ علیہ السلام اپنی قوم کے لوگوں میں بہت معزز و محترم تھے۔

حسن ملاقات:......رسول اللہ ﷺ ہر ملنے والے کو خندہ پیشانی کے ساتھ سلام کہتے اور اس میں سبقت فرماتے تھے۔آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بھی تاکید فرماتے کہ ایک دوسرے سے ملو تو سلام کہو اور مصافحہ کرو تاکہ باہمی محبت واخلاص بڑھے۔ترمذی اور ابوداؤد شریف میں حدیث موجود ہے حضرت ابوامامہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ شخص افضل ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے''۔بیہقی میں حضرت واثلہ بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا، آپ اسے جگہ دینے کے لیے ایک طرف سرک گئے۔اس شخص نے کہا''یارسول اللہ''آپ نے کیوں تکلیف فرمائی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا حق یہ ہے کہ جب اس کا بھائی ملاقات کے لیے آئے تو اسے جگہ دینے کے لیے خود سرک جائے۔

حسن خلق:......حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے دس برس رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی اور اسی دوران آپ ﷺ نے کبھی بھی مجھے اُف تک نہ کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیوں نہیں کیا۔آپ ﷺ تمام لوگوں میں بہترین خلق کے مالک تھے۔(بخاری ومسلم)

حضرت علیؓ اپنے بیٹے حسینؓ کو بتارہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ہر بیٹھنے والا ہر شخص یہ خیال کرتا تھا کہ رسولِ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ میں ہی مکرم ہوں۔آپ ﷺ ہر ایک کی بات بڑے تحمل سے سنتے ،ہر شخص کی حاجت براری کرتے۔آپ کی کشادہ روئی اور خوش خلقی نے لوگوں کا احاطہ کرلیا تھا اور آپ سب لوگوں کے باپ بن گئے تھے اور سب لوگ آپ کے نزدیک حق میں برابر تھے۔(کتاب الشفا)

حسن شفقت:......حضور اقدس ﷺ بچوں،عورتوں اور عاجز وضرورت مند لوگوں پر بے حد شفقت فرماتے۔ایک صحابیؓ راوی ہیں کہ ایک بار میں ڈھیلے(پتھر) مار مار کر کھجوریں گرا رہا تھا کہ لوگ مجھے پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔آپ نے پوچھا کہ تم کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہے تھے؟ میں نے کہا کہ کھجوریں کھانے کے لیے۔آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، دعا دی پھر فرمایا: پتھر اور ڈھیلے نہ مارا کرو، زمین پر جو کھجوریں گری ہوئی ہوں انہیں اٹھا کر کھالیا کرو۔(ابوداؤد)

زید بن حارثہؓ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ ﷺ حضرت زید کے ننھے بیٹے اسامہ سے بہت پیار کرتے اور اس کی ناک اپنے ہاتھ سے صاف کردیتے۔آپ فرماتے:''اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا''۔(بخاری ومسلم) حضور اقدس ﷺ ہر لڑائی کے موقع پر کفار کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر جان ا،للہ کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔

عیادت وتعزیت:......رسول اکرم ﷺ کی عادت میں شامل تھا کہ کوئی شخص بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے اور کوئی شخص فوت ہو جاتا تو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے اور پسماندگان سے تعزیت کرتے۔رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابتؓ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔انہیں عالم نزع میں دیکھ کر فرمایا: افسوس ابوالربیع! تمھارے معاملے میں ہم اب بے بس ہیں۔یہ سن کر گھر کی عورتیں چیخنے چلانے لگیں،صحابہؓ نے انہیں رونے سے منع کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی رونے دو البتہ مرنے کے بعد نوحہ نہیں کرنا چاہیے۔وفات کے بعد عبداللہ بن ثابت کی بیٹی نے عرض کیا کہ میرے ابا شہادت کا درجہ حاصل کرنے کے خواہش مند تھے اور انہوں نے اس نیت سے جہاد کا سامان بھی تیار کر لیا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اپنی نیت کا ثواب مل گیا۔(ابوداؤد)

مہمان نوازی:......قریش اور عربوں کی ایک خصوصیت مہمان نوازی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس میں بھی سب سے ممتاز تھے۔ایک بار ایک غفاری آپ ﷺ کا مہمان بن کر آیا،کاشانہ نبوت میں اس وقت صرف بکری کا دودھ تھا اس کے سوا اور کوئی چیز کھانے یا کھلانے کے لیے نہیں تھی۔رسول اکرم ﷺ نے وہ دودھ مہمان کو پلا دیا،آپ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ اس رات فاقے سے رہے،اس سے پچھلی رات بھی فاقہ سے گزری تھی۔بارگاہِ نبوت میں کثرت سے باہر کے مہمان آتے تھے۔فتح مکہ کے بعد تو اطراف سے قبائل کے وفود جوق در جوق آنے لگے۔کچھ مہمان مسجد نبوی میں ٹھہرائے جاتے۔اس کے علاوہ رملہ نامی ایک صحابیہ اور ام شریک نامی ایک انصاریہ کا گھر بارگاہِ نبوت کا مستقل مہمان خانہ تھا،جہاں باہر سے آئے ہوئے مہمان ٹھہرتے اور ان کی خاطر مدارات کا اعلیٰ انتظام کیا جاتا تھا۔اسی طرح نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے ان کی خوب مہمان نوازی کی۔

صبر وتحمل:......مکہ میں کفار اور مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو طرح طرح کی ایذائیں دیں لیکن آپ ﷺ نے ہر موقع پر صبر وتحمل سے کام لیا۔ہر قسم کی سختیوں کو صبر وتحمل سے برداشت کیا۔کتب سیر میں بے شمار واقعات موجود ہیں۔عقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کے کہنے پر اونٹ کا اوجھ غلاظت سمیت آپ ﷺ کی پیٹھ پر رکھ دیا جبکہ آپؐ خانہ کعبہ میں خدائے واحد کے سامنے سجدہ ریز تھے۔نہ آپ نے عقبہ سے کچھ کہا اور نہ ابوجہل سے تعرض کیا۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عالم تھا،رسول ﷺ نے اس سے کچھ درہم قرض پر لے رکھے تھے۔یہودی نے قرض کی ادئیگی کا تقاضا کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں کہ میں تیرا قرض ادا کر سکوں۔یہودی نے کہا کہ میں آپ کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب میرا قرض ادا نہیں کر دیں گے۔آپ ﷺ نے وہیں ظہر،عصر،مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔آپ کے چند ساتھی جو وہاں جمع ہو گئے تھے انہوں نے یہودی کو ڈرانے کی کوشش کی،جب حضور اقدس ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے سختی سے منع کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھے منع کر رکھا ہے کہ عہد والے شخص پر یا کسی اور پر ظلم کروں،چنانچہ آپ ﷺ رات بھر وہاں بیٹھے رہے۔صبح ہوئی تو یہودی نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا

کہ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں، یارسول اللہ! میں نے آپ سے سختی اس وجہ سے کی کہ تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ تورات میں جو آپ کی تعریف اور توصیف بیان ہوئی ہے آپ اس پر پورا اترتے ہیں یا نہیں اور وہ صفت یہ ہے کہ اللہ کا آخری رسول محمد بن عبداللہ ہے، نہ وہ سخت دل ہے اور نہ بازاروں میں چلا چلا کر بولنے والا ہے اور نہ ہی بے ہودہ گو۔ اب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے ماسوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے آخری رسول ہیں، یہ مال حاضر ہے آپ اسے اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کردیں، وہ یہودی بہت زیادہ مالدار تھا۔

تحفے لینا اور تحفے دینا:......رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کہ آپس میں تحفے دو اور محبت بڑھاؤ، خود رسول ﷺ صحابہ کرامؓ کو کثرت سے تحائف دیا کرتے تھے، اور جو تحائف آپ کی خدمت میں پیش کیے جاتے تھے انہیں خندہ پیشانی سے قبول کرلیتے، یمن کے بادشاہ ذی یزن نے ایک قیمتی حلہ، جو چھیاسٹھ اونٹ دے کر خریدا گیا تھا، حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بطور گفٹ بھیجا، جواب میں آپ ﷺ نے بھی اسے ایک حلہ تحفے میں دیا جو آپ ﷺ نے بیس اونٹوں کے عوض خریدا تھا۔ (ابوداؤد)

صحابہ کرامؓ اکثر خوردونوش کی اشیاء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیجتے جنہیں آپ ﷺ قبول فرماتے اور خود بھی اپنے دسترخوان کے کھانے صحابہؓ کو ہدیہ فرماتے جسے وہ اپنے لیے باعث فخر وبرکت خیال کرتے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا صلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

حسن معاملہ:......اچھے اخلاق اور عمدہ کردار کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ انسان معاملات کے حوالے سے صاف وشفاف ہو، کسی پر ظلم یا زیادتی نہ کرے اور جو وعدہ کرے اسے پورا کر کے دکھائے۔ رسالت ونبوت کے منصب پر مامور ہونے سے پہلے حضرت محمد ﷺ اتنے دیانتدار اور خوش معاملہ تھے کہ اہل مکہ نے آپ کو صادق وامین کا لقب دے رکھا تھا، آپ ﷺ کی جان کے دشمن بھی یہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا، ایک مرتبہ رسول ﷺ نے ایک شخص سے کچھ کھجوریں قرض لیں، چند روز بعد وہ آیا تو آپ ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا اس کا قرض چکا دو، مگر جو کھجوریں اس انصاری صحابی نے قرض خواہ کو دیں، اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کردیا کہ میری کھجوریں اس سے زیادہ اچھی تھیں۔ انصاری نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی کھجوریں لینے سے انکار کررہے ہو، یہ بے ادبی ہے، اس نے جواب دیا کہ میں عدل کی امید رسول اللہ ﷺ سے نہ رکھوں تو کس سے رکھوں۔ یہ سن کر حضور اقدس ﷺ کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے اور اسے اس کی پسند کی کھجوریں دلوائی گئیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

ایک مرتبہ رؤسائے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کا مقابلہ کرنے کی تدابیر سوچنے کے لیے مجلس مشاورت منعقد کی، اس میں ایک معمر مشرک نضر بن حارث نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ محمد تمھارے سامنے بچے سے جوان ہوا، وہ

تم میں زیادہ پسندیدہ اطوار رکھنے والا ،قول وفعل کا سچا اور امانت دار تھا،اب اس کے بالوں میں سفیدی آگئی ہے اور اس نے تمھارے سامنے یہ باتیں پیش کی ہیں تو تم جواب میں کہتے ہو کہ وہ ساحر اور جادوگر ہے، مجنون ہے، شاعر ہے، خدا کی قسم! میں نے محمد (ﷺ) کی باتیں سنی ہیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو تم کہہ رہے ہو۔ (ابن ہشام)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مجھے ایک یہودی کا قرض دینا تھا، کھجوروں کی فصل پر قرض دینے کا وعدہ تھا لیکن اس سال میرے نخلستان کی فصل اچھی نہ تھی۔ یہودی نے باغ میں آکر قرض کی ادائی کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے اگلی فصل کی مہلت مانگی مگر وہ ادائی پر اڑا رہا، میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا معاملہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اسے بہت سمجھایا کہ مہلت دے دے مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس پر آپ ﷺ کھجوروں کے جھنڈ میں آکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر پھل اتارو، پھل اتارا گیا تو اتنی کھجوریں اتریں کہ یہودی کا قرض ادا کرنے بعد بھی کھجوریں بچ گئیں۔ (بخاری)

حسن معیشت:......منصب نبوت پر فائز ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ صغرسنی میں اجرت پر بھیڑ بکریاں چرانے کا کام کیا، ہجرت کے بعد مدینہ پہنچے تو تبلیغ رسالت کے علاوہ حضور ﷺ مسلمانوں کے رئیس حکومت، قاضی، امیر عساکر اور معلم کی حیثیت سے اپنے اوقات صرف کرنے لگے، لہٰذا حصولِ معاش کی طرف توجہ نہ دے سکنے کے باعث کچھ عرصہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مہمان رہے۔ بیت المال سے جو وقتی چندوں صدقات، زکوٰۃ، خراج اور مال غنیمت کی صورت میں اکٹھا ہوتا اپنی ذات یا اپنے اہل وعیال پر ایک ذرہ بھی صرف نہیں فرماتے تھے۔ وہ سارے کا سارا مال روز کے روز عام مسلمانوں میں اور مسکین میں تقسیم کردیا کرتے تھے۔

۴ھ میں مدینہ کے یہود بنو نضیر کی غداری پر جب ان کی املاک مسلمانوں میں تقسیم ہوئیں تو تمام مسلمانوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو بھی حصہ ملا۔ اس نخلستان کی پیداوار سے جو حصہ آپ ﷺ کو ملتا تھا وہ آپؐ کی ازواج مطہرات میں تقسیم کردیا جاتا جن سے بسر اوقات کرتی تھیں۔

معاش کی کیفیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ حضور ﷺ بس اتنا اور اس قدر اہتمام فرماتے جو آپ کی اور اہل بیت کی اشد ضرورت کے لیے کافی ہو۔ اس سے زیادہ آپ ﷺ نے زیادہ نہ خواہش کی نہ کوشش کی۔ جود وسخا کا یہ عالم تھا کہ اس قلیل معاش میں سے بھی اکثر انفاق فی سبیل اللہ فرماتے اور اپنی ضروریات سے اس حد تک قطع نظر کر لیتے کہ بسا اوقات فاقوں کی نوبت آجاتی۔ (بخاری ومسلم)

اللہ ہم سب مسلمانوں کو اپنے پیارے پیغمبر اور آخری نبی جناب محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق دے، اور ہمیں ہر معاملہ میں آپ ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

مسلمانوں کی تعلیم میں دینی مدارس کا رول

مولانا محمد فیاض قاسمی

اسلام ایک آفاقی دین اور ملکوتی مذہب ہے۔اس کی تعلیمات میں روحِ انسانیت کی ان تمام تشنگیوں کا مداوا ہے جو اسے دنیاوی امور میں مختلف موڑ پر محسوس ہوتی ہیں؛ لیکن اسے کیسے حاصل کیا جائے؟ ان پریشانیوں کو خود اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ صُفہ کے قیام اور وہاں جمع ہوکر صحابہ کرام کی تعلیم وتربیت کے ذریعہ دور کردیا اور امت کو گویا یہ سبق دیا کہ اگر تمھیں دینِ اسلام کی بقا اور اس کی صحیح اور اصل شکل میں اشاعت مطلوب ہے اور اس کے ذریعہ اپنی دینی وتعلیمی حالت کو سنوارنا چاہتے ہو، تو تم بھی مقام صفہ کی طرح دینی درسگاہیں قائم کرکے اپنے کو اور اپنی نسلوں کو تعلیماتِ اسلامیہ سے روشناس کراؤ اور علم کی شمع روشن کرکے جہالت کا خاتمہ کردو۔اس کے نتیجے میں مسلمانوں نے اس مشن کو آگے بڑھایا اور مدارسِ اسلامیہ کے قیام کو کسی نہ کسی شکل میں لازمی سمجھ کر اس پلیٹ فارم کے ذریعہ امتِ مسلمہ کی تمام دینی، اسلامی اور معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرنے اور ان کی علمی تشنگی کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی، جس کا لازمی اثر یہ ہوا کہ آج مدارسِ اسلامیہ اپنی مرکزی حیثیت کی بنا پر حیاتِ اسلامی کا جزوِ لاینفک ثابت ہورہے ہیں۔

اسلامی مدارس حفاظتِ دین کے قلعے اور علوم اسلامی کے سرچشمے ہیں۔ان کا بنیادی مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو ایک طرف اسلامی علوم کے ماہر، دینی کردار کے حامل اور فکری اعتبار سے صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں، دوسری طرف وہ مسلمانوں کی دینی و اجتماعی قیادت کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔ ان میں تہذیب وثقافت، غیرت وحمیت، ایمانداری، وفاشعاری اور ان تمام اخلاقی و معاشرتی قدروں کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے، جن سے دنیا میں بسنے والے ایک امن پسند شخص کو آراستہ ہونا چاہیے۔

ان مدارس نے امتِ مسلمہ کو دین کے ہر شعبے میں رجالِ کار دیے ہیں؛ خواہ عقائد ہوں یا عبادات، یا معاملات، یا معاشرت، یا اخلاق، غرض کہ دینی زندگی کے تمام شعبوں میں امت کی رہنمائی کے لیے افراد تیار کیے ہیں۔ ان اداروں میں امت کے نونہالان غذائے روحانی کے ذریعہ نشوونما پاتے ہیں اور شدہ شدہ تعلیماتِ اسلامیہ واخلاقیہ سے شادابی وسیرابی حاصل کر کے ایک مضبوط وتناور درخت بن کر عوام الناس کو اپنے گھنے سائے اور میٹھے پھلوں سے مستفید کرتے ہیں۔ جس کے ذریعہ امت تازہ دم، تندرست وتوانا ہو کر اسلامی دھارے کی طرف اپنی زندگی کو رواں دواں رکھتی ہے۔

تمام مدرسوں اور دینی اداروں نے اپنے مقاصدِ تاسیس کی روشنی میں تعلیم وتربیت کو فروغ دیا ہے۔ جہالت وناخواندگی کا قلع قمع کیا اور مسلمانوں کی تعلیمی حالت کو درست سے درست تر بنایا ہے۔ ملک کی شرحِ خواندگی کو بڑھانے میں نہ صرف حکومت کا ہاتھ بٹایا؛ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر حکومت کی مدد کی ہے۔ اسلامی اخلاق اور انسانی قدروں کی آبیاری کی ہے۔ برادرانِ وطن کے ساتھ یک جہتی ورواداری اور صلح وآشتی کے ساتھ پر امن بقائے باہم کے اسلامی اصول پر سختی سے عمل کیا ہے۔ فرقہ وارانہ میل جول اور ربط وتعلق کو فروغ دیا ہے اور ملک وقوم کی تعمیر وترقی، وطنِ عزیز کی آزادی وخودمختاری کے لیے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے سرفروش قائدین ورہنما پیدا کیے ہیں۔

اگر یہ دینی ادارے اور مدارس نہ ہوتے تو امت کو دینِ متین کی صحیح شکل ملنی مشکل تھی۔ معاشرہ میں باطل کے پھیلائے گئے جال سے چھٹکارا نہ ملتا۔ صلح وآشتی اور امن وسکون قائم نہ ہوتا۔ ملک وقوم کی ترقی نہ ہوتی۔ وطنِ عزیز کو سامراجیت سے آزادی نہ ملتی اور امتِ مسلمہ اپنے حقوقِ اسلامیہ کو بھی حاصل نہ کر پاتی۔

استخلاصِ وطن کی تحریک میں دینی مدارس کے علماء وفضلاء کا جو رول رہا ہے، وہ ایک تاریخی ریکارڈ کا درجہ رکھتا ہے۔ فضلائے مدارس نے ہی اسلام کی عزت وناموس کی پاسبانی کی اور بگڑی ہوئی معاشرت کو سنورا۔ ان مدارس سے وطن کے سپاہی، ملک کے محافظ اور مجاہدینِ ملت پیدا ہوئے ہیں، جنھوں نے باطل کے ایوانوں میں رخنہ پیدا کر دیا اور عملاً میدان میں اتر کر سرفروشی کی بھی سنت تازہ کر دی۔

ملک کی آزادی کے بعد تقسیمِ ہند کے وقت ملت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو پھر سے جمع کرنا اور تنکے سے آشیانہ بنانا جیسے مشکل ترین کام کو صحیح معنوں میں مدارس کے تربیت یافتہ علماء نے ہی انجام دیا۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا فضلِ حق خیر آبادیؒ وغیرھم نے ملتِ اسلامیہ کی دست گیری کی اور اسے منزل کی جستجو میں سرگرم کرنے کا فریضہ انجام دیا۔

اس سلسلے کا سب سے اہم پہلو تعلیم کے پھیلاؤ اور خواندگی کے مشن کو تحریک دینے اور آگے بڑھانے کا

ہے۔ "تعلیم سب کے لیے" کے فارمولے کے تحت مدارس ومکاتب نے بنیادی تعلیم کو اُن فقرزدہ اور خاک نشیں طبقات کے لیے بھی آسان اور قابلِ حصول بنا دیا، جہاں تک پہنچنے میں حکومتی مشنریاں تھک ہار جاتی ہیں۔

تعلیم کے فروغ میں مدارس اور حکومت کی کارکردگی کا موازنہ کیا جائے تو مدارس کی خدمات نمایاں اور محسوس شکل میں نظر آتی ہیں۔ ہندوستان میں جو تعلیم گاہیں قائم ہیں چاہے وہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے عصری ادارے ہوں یا اعلیٰ تعلیم کے وہ پرائیوٹ سطح پر چل رہے ہوں یا حکومت کی سرپرستی میں، بچوں کے والدین یا حکومت کی طرف سے اس کی مکمل کفالت کی جاتی ہے۔ خاص طور پر موجودہ دور میں اسکول اور کالج کی تعلیم، بالخصوص پیشہ وارانہ اور تکنیکی تعلیم، ایک تجارت بن گئی ہے۔ جن والدین کے پاس مال ودولت کی کثرت ہے، وہ اپنے لختِ جگر کے لیے بڑی بڑی ڈگریاں آسانی سے خرید لیتے ہیں۔ ان اسکولوں میں ڈونیشن، ماہانہ اور سالانہ فیس بھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ گویا یہ اسکول اور کالج قوم کے فرزندوں سے روپے اینٹھتے ہیں پھر انھیں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے برخلاف مدارس ہیں کہ وہ ملک کو دیتے بہت کچھ ہیں؛ لیکن لیتے کچھ بھی نہیں۔

مفت تعلیم جو ایک فلاحی ریاست کے تصور میں ترجیحی حیثیت رکھتی ہے، ملک کے مدارس اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ تعلیم کو ہر اعلیٰ وادنی طبقہ تک یکساں طور سے پہنچانے میں حکومت کی اسکیمیں ناکام رہی ہیں؛ لیکن دینی مدارس کا تعلیمی وتنظیمی ڈھانچہ ہر طبقے کے لیے یکساں طور پر یکساں تعلیم کو یقینی بناتا ہے۔

خدمتِ خلق کے میدان میں دینی مدارس کے فضلاء کی خدمات نمایاں ہیں۔ قدرتی آفات اور دیگر مواقع پر مدارس کے فضلاء اپنی خدمات فراہم کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ یہ مدارس اپنے طلبہ میں محنت وجفاکشی کا مزاج پیدا کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بہت سے مدارس کے فضلا آج ایسے عہدوں پر نظر آتے ہیں جو ان کے اختصاص سے ہٹ کر ہیں۔ حال میں کئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر تک دینی مدارس کے فضلاء ہوئے ہیں اور اب تو جدید ٹکنالوجی سے آراستہ اور عالمی زبانوں پر حاوی ہونا ان کے لیے کوئی بڑی چیز نہیں رہ گئی۔

بہرحال امت کی تعلیمی حالت کو پروان چڑھانے، قوم وملت کو عزت وشرافت اور باوقار زندگی عطا کرنے اور ملک کی تعمیر وترقی کو فروغ دینے میں مدارسِ دینیہ نے اَن مٹ نقوش ثبت کیے ہیں۔ مدارس مجموعی طور پر پورے ملک اور قوم کا اثاثہ ہیں۔ ان کی حفاظت اور نصرت واعانت کی کوششوں میں ہاتھ بٹانا ہر ایک کا فریضہ ہے۔

☆☆☆

غیر جانبدارانہ اور منصفانہ بنیادوں پر انسانی خدمت کی ضرورت

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[گزشتہ دنوں انسانی خدمت کے بین الاقوامی اور غیر جانبدار ادارے انٹرنیشل کمیٹی برائے ریڈ کراس (ICRC) کی جانب سے اسلام آباد میں ایک عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں اندرون و بیرون ملک سے بہت سے اہل علم، انسانی خدمت کے شعبے سے وابستہ سرکردہ شخصیات اور ارباب فضل وکمال شریک ہوئے۔اس دوروزہ کانفرنس میں کئی فکر انگیز موضوعات پر اظہار خیال کیا گیا۔حضرت ناظم اعلیٰ وفاق کو بھی اس کانفرنس کی اختتامی نشست میں اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تھی۔اس اہم ترین موقع پر آپ نے ''انسانی خدمت کے غیر جانبدارانہ اور منصفانہ استعمال'' کے موضوع پر جو معروضات پیش کیں ان کا خلاصہ ذیل میں پیش ہے..........................ادارہ]

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا پسندیدہ مشغلہ:.......میں سمجھتا ہوں کہ خدمت اللہ رب العزت کا محبوب ترین عمل اور اللہ رب العزت کے برگزیدہ بندوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔حدیث مبارکہ میں آتا ہے ''اللہ کی مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کے ساتھ سب سے زیادہ اچھائی سے پیش آئے''۔دوسری جگہ ارشاد ہے ''لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع کا باعث بنے''۔جب ہم پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہیں تو ہمیں تمام انبیاء کرام خدمتِ خلق کے عظیم عمل میں مشغول نظر آتے ہیں لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی انسانیت کی خدمت سے عبارت نظر آتی ہے اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مدنی کریم ﷺ انسانیت کی خدمت کا محور و مرکز دکھائی دیتے ہیں۔آپ ﷺ کو اللہ رب

العزت نے جب نبوت کے منصب پر فائز فرمایا، آپ ﷺ کو پہلی وحی کی دولت سے سرفراز فرمایا تو آپ ﷺ پریشانی کے عالم میں گھر تشریف لائے، امی جان سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے جو کلمات ارشاد فرمائے وہ قابل غور ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفات:...... حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی پانچ صفات بیان فرمائیں جنہیں صفات خمسہ کہا جاتا ہے اور ان صفات خمسہ میں گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کو سمو دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملات، معمولات، رویے، ترجیحات اور اخلاق و کردار کیسا تھا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ صلہ رحمی صرف یہ نہیں کہ آدمی اچھائی کا بدلہ اچھائی سے دے بلکہ فرمایا جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے جوڑو، جو تم سے برا کرے تم اس سے اچھا کرو! اس سے معلوم ہوا کہ خدمت اور صلہ رحمی میں صرف یہ نہیں کہ جو اچھا ہو اسی کے ساتھ اچھائی کی جائے بلکہ اس معاملے میں اچھے برے کی کوئی تفریق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھ والوں کا بوجھ اٹھاتے یہاں تک کہ اگر کوئی آپ کا جانی دشمن ہوتا، کوئی آپ کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر شہر چھوڑ کر جانے لگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حصے کا بوجھ بھی اپنے مبارک کندھوں پر اٹھاتے تھے۔ اس کے ساتھ مہمان نوازی، بے سہاروں اور بے آسراؤں کو کما کر دینا اور قدرتی آفات کے موقع پر لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان اور پیغمبرانہ وصف تھا۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نبوت کا منصب عطا ہونے سے پہلے بھی خدمت انسانیت کے ان پانچوں اوصاف کا پیکر مجسم تھے اور نبوت ملنے کے بعد تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن گئے۔

خدمت کے معاملے میں کوئی تفریق نہیں:...... جب ہم یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ نبوت ملنے سے قبل بھی آپ ﷺ میں یہ صفات موجود تھیں تو اس کا صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلہ رحمی، مہمان نوازی، بے سہاروں کی مدد، مصائب کے موقع پر تعاون اور لوگوں کی کفالت کے معاملے میں اسلام اور کفر کی، اپنے اور پرائے کی، قریب اور دور کی اور سیاہ و سفید کی کوئی تمیز اور تفریق نہیں تھی، کیونکہ یہ اس دور کی بات ہو رہی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوی نبوت نہیں کیا تھا۔ بات صرف اتنی سی ہی نہیں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے تو سراپا شفقت ہوں اور غیر مسلموں کے لیے نہ ہوں بلکہ آپ ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے بار بار اس بات کا احساس دلایا کہ خدمت کے معاملے میں، تعاون کے معاملے میں، حسن سلوک اور حسن اخلاق کے معاملے میں اچھے برے کی، کافر و مسلمان کی اور اپنے پرائے کی کوئی تفریق اور تقسیم نہیں ہے۔

سیرت طیبہ کا درس:...... بلکہ ہمیں تو آپ ﷺ کی زندگی سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے خدمت کے معاملے میں صرف اسلام و کفر کی تفریق ہی نہیں مٹائی بلکہ آپ ﷺ نے جو طرز زندگی عطا فرمایا اس میں حیوانوں اور

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک اوران کا خیال رکھنے کا بھی درس دیا گیا۔ہمیں کتب سیرت اور کتب فقہ میں ''مؤلفۃ قلوب'' کی ایک مستقل اصطلاح ملتی ہے،ہمیں قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی بے شمار مثالیں نظر آتی ہیں، جہاد کے آداب پرطویل کتب اورتحقیقات ملتی ہیں اور پھر خاص طور پر وہ کلچر جس میں زخمیوں کی دیکھ بھال کی حدود میں،ان کی مرہم پٹی کے معاملے میں کسی قسم کی دراندازی اور مداخلت نہیں کی جاتی تھی اور نہ ہی کوئی رکاوٹ کھڑی کی جاتی تھی، ہلاک ہوجانے والوں کا مثلہ نہ کرنے کی سختی سے ہدایت تھی۔ جہاد کے بارے میں جملہ آداب میں ہمارے لیے یہی سبق ہے کہ خدمت کا عمل ہرقسم کی وابستگی سے بالاتر ہونا چاہیے،اس پرکوئی چھاپ نہیں ہونی چاہیے،مسلمان اورکافر ہی نہیں دوست اور دشمن میں بھی کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔

ہماری حالت:...... یہ تو صرف سیرت طیبہ کی ایک جھلک تھی ورنہ مسلمان حکمرانوں،سپہ سالاروں اور فاتحین نے جس انداز سے انسانیت کی خدمت کی اس کے حالات وواقعات کو اس مختصر سی تحریر میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔جبکہ آج ہماری صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے۔آج ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اگرکبھی کسی ایسے علاقے میں زلزلہ یاسیلاب آجائے جہاں غیرمسلم بستے ہوں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری بلا سے!وہ جانیں اوران کے کام!لیکن اگر مسلمان علاقے کسی آفت کی زد میں آجائیں تو پھر سب تڑپ اٹھتے ہیں۔ بلکہ میں تو اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر کہوں گا کہ خود مسلمانوں کے بہت سے گروہ ایسے ہیں جن میں انسانیت کی خدمت،فرسٹ ایڈاور ریسکیو اور ریلیف کے معاملے میں دانستہ یانادانستہ،قصداً یاسہواً تفریق وتمیزاور جانبداری دیکھنے میں آتی ہے۔دیکھنے میں یہ آیاہے کہ جب لال مسجد یاتعلیم القرآن یادیوبندی مکتب فکر سے نسبت رکھنے والے کسی ادارے یاعلاقے میں کوئی حادثہ ہوجائے توہمیں المصطفیٰ کی کوئی ایمبولنس یاکوئی گاڑی نظرنہیں آتی،جب داتادربارمیں سانحہ ہوتاہےتووہاں معمارٹرسٹ دکھائی نہیں دیتا،اگرکسی امام بارگاہ میں کوئی دھماکا ہوتاہےتواس میں ہمیں الخدمت اور جماعت الدعوۃ کی کوئی خاص سرگرمی نظرنہیں آتی۔ میں سمجھتا ہوں اس میں دونوں طرف شعوراجاگرکرنے کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنے والوں کواس بات پرآمادہ کرنا ہوگا کہ وہ ہرقسم کی تفریق وتمیز سے بالاتر ہوکرمحض انسانیت کی بنیاد پر خدمت کریں اور یہ تفریق نہ کی جائے کہ یہ مسئلہ شیعہ یاسنی مسئلہ ہے،یہ حادثہ دیوبندی یابریلوی حادثہ ہے،اس علاقے اوراس خطے میں فلاں قوم وقبیلے،رنگ ونسل اورمسلک سے وابستہ لوگ رہتے ہیں۔اسی طرح متاثرہ فریق کوبھی یہ بات خوب اچھی طرح باورکروانے کی ضرورت ہے کہ ایمبولنس پرمعمارٹرسٹ کا لوگولگا ہو یا جماعت الدعوۃ کا،فرسٹ ایڈکاکیمپ المصطفیٰ نے لگایاہو یاالخدمت نے،خدمت کرنے والے رضاکار کے سینے پرریڈکراس کا نشان ہو یاہلال احمرکا ان میں کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیے نہ وہ کیمپ اکھاڑنے کی بات ہونی چاہیے اورنہ ہی ایمبولنسوں کوجلانے کے منصوبے بننے چاہیں۔

کرنے کا کام:......ہمیں اپنے کلچر، ماضی کے تجربات، لوگوں کے مزاج اور علاقائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات ذہن نشین رکھنی ہے کہ یہ معاملہ اتنا سیدھا، آسان اور سادہ نہیں بلکہ اس پر بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ ICRC جیسا کوئی ادارہ تمام مکاتب فکر کی سرکردہ شخصیات، تمام طبقات کے نمائندگان اور تمام اسٹیک ہولڈرز کو کسی فورم پر جمع کرے۔اس بات پر اتفاق رائے پیدا کرنے اور کسی معاہدے پر دستخط کروانے کی راہ ہموار کی جائے کہ خدمت اور ریسکیو و ریلیف کا کام ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر کیا جائے گا اور اس معاہدے کی بہت زیادہ تشہیر کی جائے، تمام مکاتب فکر کی سرکردہ شخصیات اپنے اپنے فالوورز کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ خدمت کے معاملے میں ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو جائیں اور اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی لانے کی فکر کریں۔

زاویہ نگاہ بدلنے کی ضرورت ہے:......اسی طرح خدمت کے عمل کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ بنانے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خدمت کی آڑ میں کسی قسم کی منفی سرگرمی نہ ہونے پائے جیسا کہ ہمارے ہاں پولیو ویکسینشن کی آڑ میں جو کچھ کیا گیا اس نے خدمت اور فلاح و بہبود کے پورے عمل پر سوالیہ نشان کھڑا کر دیا، اسی طرح این جی اوز اور فلاحی و رفاہی اداروں کے شیلٹر تلے سے جو مشکوک افراد پکڑے گئے یا جو لوگ ملکی سلامتی کے حوالے سے مشکوک سرگرمیوں کے مرتکب پائے گئے ان کے اس عمل نے بھی انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کے محاذ پر کام کرنے والوں کے لیے خاصی مشکلات پیدا کی ہیں جبکہ دوسری طرف حکومتوں سے لے کر عام آدمی کا رویہ بھی اصلاح طلب ہے کہ ہم ہر کسی کو شکیل آفریدی سمجھنے لگتے ہیں، ہر کسی کو غیروں کا ایجنٹ اور آلہ کار قرار دیتے ہیں، ہمیں دونوں اطراف کے لوگوں کو اس بات پر قائل کرنا ہوگا کہ جب تک ہم اپنا زاویہ نگاہ نہیں بدلیں گے تب تک بات نہیں بن پائے گی۔

☆......☆......☆

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ذریں نصائح

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا، لیکن جہاں تک آج کے زمانہ کا تعلق ہے تو اب مال و دولت مسلمانوں کی ڈھال ہے، حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ درہم و دینار اور روپیہ پیسہ نہ ہوتا تو یہ سلاطین و امراء ہمیں دست و پا بنا کر ذلیل و پامال کر ڈالتے، نیز! انہوں نے فرمایا: کسی شخص کے پاس اگر تھوڑا بہت بھی مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اصلاح کرے کیوں کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں اگر کوئی محتاج و مفلس ہوگا تو اپنے دین کو اپنے ہاتھ سے گنوانے والا سب سے پہلا شخص وہی ہوگا۔

اکیسویں آئینی ترمیم اور مذہبی حلقے

مولانا محمد ازہر

۱۶ دسمبر ۲۰۱۴ء کے سانحۂ پشاور کے موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ عمرہ کے سفر پر تھے۔ اس سفر کا ایک مقصد جدّہ میں منعقد ہونے والی ''امام اعظم کانفرنس'' میں شرکت اور خطاب بھی تھا۔ سعودی عرب میں عام طور پر فقہ حنبلی پر عمل کیا جاتا ہے، مگر پاکستان، بنگلا دیش اور انڈیا کے لاکھوں مسلمان بسلسلۂ روزگار سعودی عرب میں مقیم ہیں، ان تارکین وطن کی عظیم اکثریت فقہ حنفی پ عمل پیرا ہے۔ اس لیے سعودی عرب میں پہلی مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی شخصیت پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں ان مسلمانوں نے والہانہ انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس کے انعقاد کی تمام تر مساعی حضرت قاری محمد رفیق اور ان کے صاحبزادے اسامہ رفیق نے انجام دیں۔ سعودی انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا اور سعودی اہل علم و فضل نے امام ابوحنیفہؒ کی فقہی جلالتِ شان اور محدّثانہ مقام کے موضوع پر فراخ دلانہ خطاب کیے۔ سعودی میڈیا نے اپنے موضوع کے اعتبار سے اس منفرد کانفرنس کو سراہا اور خصوصی کوریج دی۔ یہ کانفرنس ۱۹ دسمبر بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی، جبکہ پشاور کا المناک، کربناک، دردناک اور افسوس ناک سانحہ ۱۶ دسمبر کو ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس کانفرنس کے تمام شرکاء اور مندوبین نے اس سانحہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ان دہشت گردوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اسلام معصوم بچوں اور بے گناہ افراد کی جانیں لینے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، دہشت گردی کے سانحہ کو مذہب سے جوڑنا قطعاً غلط اور سازشی ذہن کی علامت ہے۔ ۱۶ دسمبر کے سانحہ کے پیش نظر ناظم اعلیٰ وفاق لمدارس مولانا محمد حنیف جالندھری سفرِ عمرہ کو مختصر کرتے ہوئے وطن واپس پہنچے تو داڑھی، پردہ، مسجد، مدرسہ، مولوی، عالم سب کو غضب آلود اور خونخوار نگاہوں کا سامنا تھا۔ حکومت کے اندر اور باہر تمام سیکولر طبقوں کی توپوں کا رُخ مدارس کی طرف تھا۔ حالانکہ ہر مکتب فکر کے اہل دین نے پشاور کے متاثرہ خاندانوں سے غم گساری اور ہمدردی کا حق ادا کیا اور واقعے کی بھرپور مذمت کی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے جدّہ سے وفاق المدارس کے ذمہ دار حضرات اور ملک کے دین دار حلقوں سے اپیل کی کہ سانحہ پشاور کے بعد آنے والا

جمعہ یوم دعا اور دہشت گردوں کے خلاف یوم مذمت کے طور پر منائیں، چنانچہ ملک کے طول وعرض میں اس جمعہ کو خطباء حضرات نے واشگاف الفاظ میں اس سانحہ کو ظلم وبہیمیت سے تعبیر کیا۔ مولانا جالندھری نے وطن پہنچتے ہی ۲۴ دسمبر کو ''مجلس علمائے اسلام'' (دیوبند مکتب فکر کی مذہبی وسیاسی جماعتوں کا اتحاد) کے اجلاس میں شرکت کی، جو اسلام آباد میں حضرت مولانا فضل الرحمن (امیر جمعیت علمائے اسلام) کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا، اسی دن مولانا نے وزیر اعظم میاں نواز شریف کی کل جماعتی کانفرنس میں بھی شرکت کی تھی۔ مولانا نے اجلاس میں بتایا کہ میں وزیر اعظم سے ۱۶ دسمبر کے بعد سیکولر انتہا پسندی، لا مذہبیت کے جنون اور اہل مدارس کے خلاف نفرت انگیزی کے موضوع پر بات کی ہے۔ وزیر اعظم نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مدارس کے خلاف ہمارا کسی قسم کی کاروائی کا ارادہ نہیں ہے، ہم ملک سے صرف دہشت گردی کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے جب اجلاس میں وزیر اعظم سے اپنی گفتگو کا خلاصہ بتایا تو تمام قائدین نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا، مگر اسی رات وزیر اعظم نے قوم کے نام خطاب میں 20 نکات پر مشتمل قومی ایکشن پلان کا اعلان کیا تو اس میں مدارس کی رجسٹریشن اور نگرانی کی بات بھی کی جس سے تمام مدارس مشکوک پائے، گویا بالواسطہ تمام مدارس کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا۔ وزیر اعظم نے مولانا فضل الرحمن کو یقین دہانی کرانے کے باوجود قومی ایکشن پلان میں مدارس کا تذکرہ کن طاقتوں کے ایماء پر کیا اسے وزیر اعظم ہی بہتر جانتے ہوں گے، بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی اندرونی یا بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہے۔

اس تازہ صورت حال پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے 25 دسمبر کو اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء کرام کا اجلاس طلب کیا، بعد ازاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے حکومت سے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں، ہم تمام ملکی قوانین کے پابند ہیں، پرویز مشرف کے دور میں رجسٹریشن اور نصابِ تعلیم کا مسئلہ طے ہو گیا تھا، آج تک کسی مدرسہ نے رجسٹریشن کرانے سے انکار نہیں کیا، قبل ازیں مدارس کی رجسٹریشن اختیاری تھی، پرویز مشرف کے دور میں اسے لازمی قرار دیا گیا جسے ہم نے قبول کیا، اسی طرح ہر مدرسہ کے آڈٹ کو بھی ضروری قرار دیا گیا جسے ہم نے قبول کیا۔ مدارس کا نصاب، انتظامی ڈھانچہ اور مالیات طے شدہ امور ہیں، قومی ایکشن پلان میں مدارس کے ذرائع آمدنی کی بات بھی کی گئی، جب کہ صورت حال یہ ہے کہ حکومت ایک طرف مدارس کے ذرائع آمدنی معلوم کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف کوئی مدرسہ کسی بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے کے لیے رجوع کرے تو اکاؤنٹ نہیں کھولا جاتا۔ مولانا نے کہا کہ 2010ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں مولانا فضل الرحمن نے 500 علماء کی موجودگی میں تمام دینی حلقوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''ہم نفاذِ اسلام کے لیے مسلح جدوجہد پر یقین نہیں رکھتے''۔ ان حقائق کے بعد وزیر اعظم کا مدارس کو ہدف بنانا فہم سے بالاتر ہے، مولانا نے کہا کہ قومی ایکشن پلان کے نفاذ سے پہلے ہی مختلف شہروں میں پولیس اور سیکورٹی ایجنسیوں نے مدارس کو کوائف طلبی کے نام پر ہراساں کرنا شروع کر دیا ہے، حتی کہ بعض مدارس کے طلبہ سے ان کے گھر کی مستورات کے نام تک پوچھے گئے جو انتہائی شرم ناک ہے۔

مولانا حنیف جالندھری نے جامعہ خیر المدارس میں اساتذہ کرام کے اجلاس کو مدارس کے دفاع کے سلسلہ میں وفاق المدارس کی کاوشوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے اس دوٹوک موقف کی وجہ سے 30 دسمبر کو حکومت نے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا اجلاس بلایا اور اعلان کیا کہ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین سے مذاکرات کریں گے، لیکن اس اجلاس میں وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف اور داخلہ امور کے وزیر مملکت بلیغ الرحمن تشریف لائے۔ ہمارا خیال یہ تھا کہ وہ ملک میں دہشت گردی کے سلگتے ہوئے مسئلہ پر بات چیت کریں گے لیکن معلوم ہوا کہ ان کا ایجنڈا مکتب اسکیم تھی جس میں بچوں کو پرائمری تک مساجد میں تعلیم دینے کا منصوبہ تھا۔ مولانا نے کہا کہ میں نے اس اجلاس میں دہشت گردی کے مسئلہ پر حکومت کی غیر سنجیدگی پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ تک وفاق المدارس کا یہ موقف پہنچادیں کہ جس طرح امریکہ نے نائن الیون کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا، اسی طرح سانحہ پشاور کو دینی مدارس کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔

ہمارے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ 90 فیصد مدارس دہشت گردی میں ملوث نہیں، جس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ دس فیصد مدارس دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ ملک میں اٹھارہ ہزار مدارس دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، دس فیصد کا مطلب یہ ہے کہ اٹھارہ سو مدارس دہشت گرد ہیں، یہ مدارس اور اہل مدارس کی کھلی تضحیک وتوہین ہے، اس طرح کا الزام تو پرویزی دور حکومت میں بھی نہیں لگایا گیا۔ پرویز مشرف بھی ایک فیصد مدارس کا نام لیتا تھا۔ مولانا نے کہا کہ اسی طرح کی ایک میٹنگ میں، میں نے پرویز مشرف کے دور میں جنرل احسان سے کہا کہ جنرل صاحب! آج اِسی اجلاس میں آپ ہمیں اُن ایک فیصد مدارس کی فہرست مہیا کردیں جو دہشت گردی میں ملوث ہیں تاکہ ہم خود انہیں اپنی صفوں سے نکال کر قانون کے سپرد کردیں تو اس کے جواب میں جنرل صاحب نے کہا کہ ''یہ تو ہمیں بھی معلوم نہیں ہے''۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے مسلک کے ممتاز علماء اور جلیل القدر علماء کو دہشت گردی کا نشانہ بناکر شہید کیا گیا جن میں مولانا حسن جانؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ اور مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسی عظیم شخصیات شامل ہیں، اگر ہمارے دہشت گردوں سے تعلقات ہوتے تو ہمارے ہی آدمیوں کو نشانہ کیوں بنایا جاتا ؟؟ ایجنسیاں اپنی ذمہ داری ادا کریں ہم دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے حکومت سے تعاون کے لیے تیار ہیں، لیکن ہم سانحہ پشاور کی آڑ میں مذہبی حلقوں کے خلاف سیکولر عناصر کی سازشوں کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان نے مولانا جالندھری سے رابطہ کرکے یقین دہانی کرائی کہ اکیسویں آئینی ترمیم کو مدارس کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا، مولانا نے اس کے جواب میں کہا کہ ہمیں آپ پر اعتماد ہے مگر مقدمات تو اکیسویں آئینی ترمیم کے مطابق چلیں گے جس میں دہشت گردی کو مذہبی اور غیر مذہبی خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے، گویا اب مذہبی و مسلکی عصبیت سنگین جرم اور لسانی اور علاقائی عصبیت کم تر جرم ہوگی، حالاں کہ جرم جرم ہے خواہ مذہب کی بنیاد پر ہو یا قومیت ولسانیت کی بنیاد پر۔ ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھانا جرم ہونا چاہیے خواہ ہتھیار اٹھانے والے طالبان ہوں یا بلوچستان لبریشن آرمی۔ ☆

ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی شہادت

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
جنرل سیکرٹری وفاق المدارس

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

قابل صد احترام علماء کرام، بزرگانِ ملت، اساتذہ کرام اور طلباء عزیز! انتہائی دکھی دل کے ساتھ ملتان سے کراچی، کراچی سے سکھر اور سکھر سے یہاں لاڑکانہ صرف اور صرف اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ ہمارے بہت ہی محترم و مکرم ساتھی اور عظیم شخصیت، ممتاز عالم دین، سیاسی و مذہبی رہنما، دینی جماعتوں کے ترجمان اور وکیل، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قابل فخر رہنما مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کو شہید کر دیا گیا۔ میں نے آتے ہی اپنے ان بھائیوں سے کہا کہ ہمیں ان کی جدائی کا غم ہے، شہادت کا نہیں، جدائی کا غم ایک فطری اور طبعی چیز ہے۔ رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ جب بچپن میں ہی وہ اللہ کو پیارے ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا حضرت حمزہؓ کی شہادت پر اتنا صدمہ ہوا کہ ان کے قاتل حضرت وحشی بن حرب کو ایمان لانے کے بعد بھی یہ فرمایا کہ تم اگرچہ ایمان لائے ہو اس لیے اسلام نے تمہارے سابقہ گناہ ختم کر دیے لیکن پھر بھی جب تم میرے سامنے آتے ہو تو مجھے اپنا چچا یاد آ جاتا ہے، اس لیے تم میرے سامنے نہ بیٹھا کرو، پیچھے بیٹھا کرو۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو حلم کے پہاڑ، سراپا صبر ہیں لیکن جدائی کا اتنا غم ہے تو اس لیے ہمیں بھی جدائی کا صدمہ اور غم ہے کہ ہمارے ایک عظیم بھائی، ساتھی اور رہنما اللہ کے ہاں اس انداز سے گئے کہ دشمنوں نے تو اس کو شہید کیا لیکن وہ تو حیاتِ جاوداں پا گیا اس لیے اس کی جدائی کا غم ہے، شہادت کا نہیں۔ شہادت تو قابل رشک موت ہے، پھر ایسی شہادت جو وضو کی حالت میں، مسجد کے اندر، نماز کی حالت میں، اللہ کو یاد کرتے ہوئے نصیب ہوا اور یوں اللہ کے گھر سے اللہ کی بارگاہ میں روانہ ہوئے، اللہ کے پاس روانگی تو صرف ایک فضیلت ہے، پتہ نہیں کتنی فضیلتیں اور سعادتیں ایک شہادت میں جمع ہو گئیں۔

ایسی شہادت جو مسجد میں ہو وہ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ کو حاصل ہوئی، نماز فجر میں ان پر حملہ ہوا اور شہید کربلا امام مظلوم حضرت حسینؓ نماز کی حالت میں اللہ کے ہاں گئے، تو رتبہ بلند جسے ملا اس کو مل گیا۔ لوگ تو جیتے جی مر جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ مر جانے کے بعد بھی دنیا میں زندہ رہتے ہیں، حضرت ڈاکٹر خالد محمود کو اللہ نے زندگی بھی قابل رشک دی اور

شہادت بھی قابل رشک دی، اس کی حیات بھی قابل رشک ہے، صبح کہیں، شام کہیں، دن کہیں، رات کہیں، جہاں سندھ کے عوام کی بات آئی وہاں ان کا وکیل اور جہاں دین کی اور اسلام کی بات آئی وہاں ان کا وکیل۔ وہ بے باک، جرات مند، بہادر انسان تھا، ہمارا آخری سفر ان کے ساتھ ہندوستان کا ہوا پھر کئی دن اکٹھے رہے اور صبح شام بہت سے اجتماعات میں اور وہاں دہلی میں لاکھوں کا بڑا اجتماع تھا، وہاں علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی جو گفتگو تھی وہ سب کو پسند تھی، اللہ نے ان کو حق کا ترجمان بنایا تھا، بڑا غیور تھا اور الحمدللہ ہر بات پر اللہ نے ان کو جرات عطا فرمائی تھی۔

آپ یہاں لاڑکانہ کا ماحول جانتے ہیں اور اس ماحول میں بھی کیسے کیسے لوگوں کے ساتھ مقابلہ کیا، وہ بندہ میدان کا تھا، بند حجروں کا نہیں تھا، اللہ پر اس کا بھروسہ بڑا مضبوط تھا۔ مجھے کسی عزیز نے بتایا کہ اتنی مصروفیات کے باوجود قرآن وحدیث کا سبق پڑھاتے تھے، اس سال ترمذی شریف پڑھا رہے تھے۔ الحمدللہ، اللہ نے ان کو تدریس میں، روحانیت میں، اسی طرح سیاست میں اور میدان میں ایک جامع بنایا تھا، صبح بیٹے کی شادی رات کو جلسہ میں شہید، پوری زندگی دین کی اشاعت میں گذار دی۔ حدیث میں آتا ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے ایک رات بھی اللہ کی راہ میں جہاد میں پہرہ دیا، اس کا ایک رات کا پہرہ دینا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے“۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے تو ایک رات نہیں ساری زندگی اللہ کے رستے میں لگائی، جب ایک رات کے پہرہ دار کا اتنا مقام ہے گویا کہ وہ ساری زندگی دین کا چوکیدار و پہرہ دار ہے تو اس کا کتنا اونچا مقام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر خالد محمود شہید کی شہادت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، وہ تو عظیم الشان جگہ میں پہنچ گئے، یہ بچے ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں، مدرسہ ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے، ان کے ہزاروں شاگردان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں، ذاتی طور پر مجھ پر ان کے بہت احسانات ہیں، یہ درد ہمارا اپنا ہی درد ہے، اسے وفاق المدارس اپنا نقصان سمجھتی ہے، ان کو کوئی نقصان نہیں ہوا، وہ تو کامیاب ہو گئے، ہم ان سے محروم ہو گئے ہیں، ہم اتنی جامع شخصیت اور عظیم ساتھی سے محروم ہو گئے۔ پورے ملک کے مدارس میں ان کے لیے قرآن پڑھا جا رہا ہے، ایصالِ ثواب ہو رہا ہے، ان کا جنازہ بھی قابل رشک تھا اور صحیح کہا تھا غالباً امام احمد بن حنبلؒ نے کہ ہمارا فیصلہ ہمارے جنازے کریں گے کہ کون اللہ کے ہاں مقبول ہے اور کون مقبول نہیں۔ اللہ کی طرف سے نقد بشارت ہے، جنازے میں لوگ اور آگے فرشتے ان کا استقبال کر رہے تھے، وہ شہادت کی جو اسلام کی تاریخ ہے، مدینہ طیبہ سے لے کر بدر تک، بدر سے لے کر اُحد تک، اُحد سے لے کر کربلا تک، کربلا سے لے کر اب تک، شہادت کی ایک تاریخ ہے، حضرت ڈاکٹر صاحب انہیں عظیم ہستیوں کے پاس پہنچے ہیں۔ میں وفاق المدارس کے صدر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی خدمت میں آج حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی میرا نام لے کر تعزیت کریں، یہ ہمارا اپنا صدمہ ہے، یہ ہمارا اپنا نقصان ہے، اسی طرح مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، نائب صدر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب، وفاق کی تمام مجلس عاملہ، شوریٰ اور جتنے بھی میرے دوست احباب ہیں، ان کی طرف سے اور پورے ملک کی طرف سے تعزیت کر رہا ہوں اور ہم خود تعزیت کے مستحق ہیں کہ یہ ہمارا اپنا سانحہ ہے۔☆

وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ مختلف اخباری بیانات اور پریس ریلیز

[دینی مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور پروپیگنڈہ کے خلاف، نیز دیگر قومی وملی امور پر وفاق المدارس کی قیادت کی طرف سے اخباری بیانات مستقل اور مسلسل جاری کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لئے وہ بیانات نذر قارئین ہیں۔...ادارہ]

ملکی تاریخ میں اس طرح کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، وفاق المدارس

(پ-ر) پشاور سانحہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، اس سانحہ پر پوری قوم سوگوار ہے، اللہ رب العزت وطن عزیز کے حال پر رحم فرمائے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، نائب صدر مولانا عبد الرزاق اسکندر، سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے سانحہ پشاور کے بارے میں اپنے ایک تعزیتی بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پشاور واقعہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک اور انسانیت سوز سانحے کی مثال نہیں ملتی، سانحہ پشاور نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا ہے۔ انہوں نے سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ پوری قوم ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔

☆......☆......☆

مثبت بیان پر وزیر داخلہ کے شکر گذار ہیں۔ علمائے کرام

(پ-ر) وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی طرف سے دینی مدارس اور علمائے کرام کے مثبت کردار کے اعتراف پر ان کے شکر گذار ہیں، وزیر داخلہ کی طرح باقی سیاست دان، عسکری حکام اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے بھی دینی مدارس کا دورہ کر کے مدارس کے کردار و خدمات کا مشاہدہ کریں۔ وزیر داخلہ کے

اعتراف کے بعد مدارس دینیہ کے متعلق پروپیگنڈا کرنے والوں کی زبانیں بند ہوجانی چاہییں۔ان خیالات کا اظہار مفتی محمد تقی عثمانی ،مولانا فضل الرحمن،مولانا سمیع الحق ،مفتی محمد نعیم ،مفتی عدنان کا کاخیل اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مولانا عبدالقدوس محمدی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر داخلہ نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران جس طرح علمائے کرام کے مثبت کردار کی تعریف کی اور مدارس کے کردار وخدمات کو سراہا، وہ انتہائی مستحسن ہے جس پر ہم تہہ دل سے ان کے شکر گذار ہیں۔ترجمان وفاق المدارس نے دیگر سیاست دانوں ،حکومتی اور عسکری حکام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو دعوت دی کہ وہ بھی دینی مدارس کے دورے کریں اور مدارس کے کردار و خدمات کا بچشم خود مشاہدہ کریں۔

☆......☆......☆

مدارس کے بارے میں مسلط کردہ کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ارباب وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی فیصلہ قطعاً قابل قبول نہیں ہوگا ،مدارس دینیہ دینی تعلیم کے مراکز اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں ،مدارس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کا ذریعہ ہوگی ،مدارس دینیہ ملکی دفاع کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے،انہیں بلا وجہ حریف نہ بنایا جائے۔سانحہ پشاور سمیت دہشت گردی کے تمام واقعات کی کھل کر مذمت کی لیکن مدارس کی کردارکشی کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے،آئندہ کا لائحہ عمل اتحاد تنظیمات مدارس کی سپریم کونسل اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد طے کیا جائے گا۔ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمن ،مولانا محمد حنیف جالندھری،مولانا قاضی عبدالرشید اور دیگر نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت جامع مسجد فاروق اعظم ، اسلام آباد میں علمائے کرام ،دینی مدارس کے ذمہ داران اور ناظمین کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔موجودہ ملکی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی دعوت پر اہم دینی مدارس وجامعات کے ذمہ داران ،مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور جید علمائے کرام کا ایک ہنگامی مشاورتی اجلاس جامع مسجد فاروق اعظم ،آئی نائن فور میں مفتی محمد ابرار کی میزبانی میں منعقد ہوا۔اجلاس میں بڑی تعداد میں علمائے کرام ،مدارس دینیہ کے ناظمین اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی ،اس موقع پر سانحہ پشاور اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا۔اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے قائدین نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ ہم نے سانحہ پشاور اور اس سے قبل دہشت گردی اور ظلم وزیادتی کی ہر کارروائی کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور آئندہ بھی ہر قسم کی دہشت گردانہ وارداتوں کی روک تھام کے لیے حکومت اور قومی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔وفاق المدارس اور دیگر جماعتوں کے

قائدین نے واضح کیا کہ دینی مدارس پاکستان کی دینی، تعلیمی اور نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں، اس لیے مدارس کی مشکیں کسنے کی کسی نے بھی کوشش کی تو شدید مذمت کی جائے گی اور مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی بھی فیصلہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ وفاق المدارس کے رہنماؤں نے کہا کہ ہم مدارس کی رجسٹریشن، مالیاتی نظام اور نصابِ تعلیم کے حوالے سے سابقہ حکومتوں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی ہر قیمت پر پاسداری کریں گے، البتہ کسی بھی بیرونی ایجنڈ کے تحت مدارس دینیہ کو ہدف بنانے کی ہر طرح سے مخالفت کی جائے گی۔ مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دفاعِ وطن کے لیے دینی مدارس ہراول دستوں کا کردار ادا کریں گے، انہیں رفیق ہی رہنے دیا جائے بلا وجہ حریف بنانے کی پالیسی سے گریز کیا جائے۔ وفاق المدارس کے قائدین کا کہنا تھا کہ سابقہ حکومتیں مدارس کے بارے میں مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لینے اور ان سے مشاورت کا اہتمام کرتی رہی اور مدارس دینیہ کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا موقع دیا جاتا رہا جبکہ موجودہ حکومت کی طرف جو یکطرفہ ٹریفک چلانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے نتائج ملک وملت اور خود حکومت کے حق میں بہتر ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قبل ازیں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مدارس کے لیے نوگوایریا کی باتیں جھوٹ کا پلندہ ہیں، سیاست دان اور سفارت کار جب چاہیں مدارس آسکتے ہیں۔ قاری حنیف جالندھری کا کہنا تھا کہ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں جو باتیں کی وہ حقائق کے برعکس ہیں، مدارس کی رجسٹریشن کا قانون 2004 سے موجود ہے تو پھر غلط فہمی کیوں؟ اگر کسی مدرسہ کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ دار حکومت ہے، وزیراعظم ان افراد کے خلاف ایکشن لیں جو مدارس کو رجسٹرڈ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بینک اکاؤنٹس ہیں جن کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے، ایک طرف مدارس کے اکاؤنٹ نہیں کھولے جاتے اور دوسری جانب فنڈنگ کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ وزیراعظم نے پاکستان کے خلاف استعمال ہونے والی این جی اوز کی بات نہیں کی۔ ناظم اعلیٰ وفاق کا مزید کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں کی طرح وزیراعظم مدارس کو بھی اعتماد میں لیں، ہم نے سانحہ پشاور سمیت ہر واقعہ کی مذمت کی، ملک میں اب سیاسی انتہاء پسندی چل رہی ہے، جلاؤ گھیراؤ کی باتیں سیاست دان خود کر رہے ہیں۔

☆......☆......☆

حکمران بے بنیاد پروپیگنڈہ کی بنیاد پر پالیسی سازی کے بجائے مدارس کے دورے کریں۔ اربابِ وفاق المدارس

(پ-ر) قانون نافذ کرنے والے ادارے مدارس دینیہ بارے طے شدہ حکمت عملی سے انحراف مت کریں، بلا وجہ مدارس کو ہراساں کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، مدارس دینیہ خود دہشت

گردی کا شکار ہیں، حکمران بے بنیاد پروپیگنڈہ کی بنیاد پر پالیسی سازی کے بجائے مدارس کے دورے کریں اور حقیقت پسندی پر مبنی حکمت عملی تشکیل دیں، قیامِ امن اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے حکومت سے ہر ممکن تعاون کرتے ہیں اور یہ تعاون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی سربراہی میں وفاق المدارس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے آئی جی خیبر پختونخواہ ناصر خان درانی سے ملاقات کے موقع پر کیا۔تفصیلات کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اعلیٰ سطحی وفد نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی سربراہی میں آئی جی خیبر پختونخواہ ناصر خان درانی سے ملاقات کی ۔وفد میں وفاق المدارس کے نائب صدر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نائب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ، وفاق المدارس پنجاب کے ناظم مولانا قاضی عبدالرشید ،وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد،مولانا عبدالقدوس محمدی، وفاق المدارس باجوڑ کے مسؤول مولانا ذاکر اللہ اور رانا زاہد سمیت وفاق المدارس کے دیگر ذمہ داران شامل تھے ۔اس موقع پر وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے دینی مدارس کے کردار وخدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آئی جی خیبر پختونخواہ کو باور کروایا کہ اس وقت وطنِ عزیز بالخصوص صوبہ خیبر پختونخواہ جس بدترین دہشت گردی کا شکار ہے اس کے ذمہ دار نہ تو دینی مدارس ہیں اور نہ ہی علماء کرام بلکہ اس کے عوامل کچھ اور ہیں جن سے آئی جی بخوبی واقف ہیں۔مولانا جالندھری نے کہا مدارس اور علماء کرام تو اس خطے میں ہمیشہ سے ہیں لیکن گزشتہ دو تین عشروں کے دوران دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے بیج جن قوتوں نے بوئے ان سے بچہ بچہ واقف ہے لیکن بدقسمتی سے دینی مدارس چونکہ آسان ہدف ہیں اس لیے ساری انگلیاں مدارس کی جانب اٹھتی ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدارس خود دہشت گردی کا شکار ہیں، وفاق المدارس کے نائب صدر مولانا حسن جان سے لے کر مولانا معراج الدین تک بیسیوں علماء کرام اور دینی مدارس کے سینکڑوں طلبہ دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ۔وفاق المدارس کے قائدین نے قیامِ امن اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ایک مرتبہ پھر حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے عزم کا اعادہ کیا تاہم انہوں نے واضح کیا کہ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے طے شدہ معاہدوں اور حکمت عملی سے انحراف سے گریز کریں اور بلاوجہ مدارس پر چھاپے مارنے اور کوائف طلبی کے نام پر انہیں ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کریں۔وفاق المدارس کے قائدین نے دعوت دی کہ آئی جی خود بھی دینی مدارس کے دورے کریں اور دیگر حکومتی اہلکاروں کو بھی مدارس دینیہ کے مشاہدے کی دعوت دیں اور مدارس کے بارے میں بے بنیاد پروپیگنڈے کی بنیاد پر نہیں بلکہ حقیقت پسندانہ انداز سے پالیسیاں وضع کی جائیں۔اس موقع پر آئی جی خیبر پختونخواہ نے وفاق المدارس کے قائدین کو امن وامان کی صورتحال کی نزاکت

اور سنگینی سے آگاہ کیا۔ انہوں نے وفاق المدارس کے قائدین کے موقف سے اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ ماضی کی طرح آئندہ بھی ملکی مفاد میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور اگر کسی علاقے میں پولیس کے رویے کی شکایت ہو تو وہ براہ راست انہیں آگاہ کریں وہ ایسی ہر شکایت پر فوری ایکشن لیں گے۔ آئی جی خیبر پختونخواہ نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے صرف دینی مدارس کی مانیٹرنگ نہیں کی جارہی بلکہ اس وقت چونکہ ہمارا ملک بالخصوص ہمارا صوبہ حالت جنگ میں ہے اس لیے ہوٹلوں، ہاسٹلز اور تمام اداروں کی بلا امتیاز نگرانی کی جارہی ہے اور ایسے حالات میں ہم ہر محب وطن پاکستانی سے تعاون کے طلبگار رہیں۔ اس موقع پر وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد نے صوبہ بھر کے ان تمام مدارس کا فرداً فرداً تذکرہ کیا جن پر پولیس گردی کی شکایات ملی تھیں جس پر آئی جی خیبر پختونخواہ نے فوری تحقیقات کا وعدہ کیا۔

☆......☆......☆

یادگار اسلاف مولانا محمد نافع کی رحلت پر ارباب وفاق کا اظہار تعزیت

(پ-ر) یادگارِ اسلاف مولانا محمد نافع کی رحلت قومی سانحہ ہے، محقق عالمِ دین جیسی ہستیاں مدتوں بعد جنم لیتی ہیں، قوم بالخصوص نوجوان علماء کرام مولانا مرحوم کی تصنیفات وتحقیقات سے استفادہ کو یقینی بنائیں، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے یادگارِ اسلاف، فاضل دیوبند، ممتاز محقق ومصنف مولانا محمد نافعؒ کے انتقال پر اپنے تعزیتی بیان میں کیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں نے مولانا محمد نافع کی رحلت کو قومی سانحہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ممتاز محقق ومصنف مولانا محمد نافع جیسی ہستیاں مدتوں بعد جنم لیتی ہیں اور ان کی وفات بھی پوری امت کے لیے سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے نوجوان علماء کرام اور عوام الناس پر زور دیا کہ وہ مولانا محمد نافعؒ کی تحقیقات وتصنیفات سے استفادہ کا اہتمام کریں۔ وفاق المدارس کے قائدین نے مولانا محمد نافع کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی بھی دعا کی۔ دریں اثناء وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت میں وفاق المدارس کے قائدین خصوصی طور پر جھنگ گئے جہاں انہوں نے مولانا محمد نافعؒ کے جنازے میں شرکت کی اور جنازے کے موقع پر ملک بھر سے آئے ہوئے مولانا مرحوم کے ہزاروں عقیدت مندوں سے خطاب بھی کیا۔

☆ ☆ ☆

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس اور پی ٹی آئی رہنما کے درمیان ٹیلوفونک رابطہ

(پ-ر) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما شاہ محمود قریشی اور جنرل سیکرٹری وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری کا ٹیلی فونک رابطہ، صوبہ خیبر پختونخواہ میں مدارس کو بلاوجہ پریشان کرنے کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ، شاہ محمود قریشی کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی، آئندہ ایک دو روز میں وزیر اعلی خیبر پختونخواہ سے ملاقات کروا کر جملہ امور باہمی بات چیت سے حل کرنے کا وعدہ۔ تفصیلات کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین شاہ محمود قریشی کو ٹیلی فون کر کے صوبہ خیبر پختونخواہ کے مدارس کے ذمہ داران کی طرف سے تسلسل سے ملنے والی شکایات سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا صوبہ خیبر پختونخواہ میں آپ کی حکومت ہے اس لیے وہاں مدارس کو بلاوجہ پریشان اور ہراساں کرنے کے افسوسناک سلسلے کا فوری نوٹس لے کر اس کی روک تھام کو یقینی بنایا جائے، مولانا محمد حنیف جالندھری نے پی ٹی آئی اور پاکستان کے مذہبی طبقے کے درمیان محاذ آرائی کا باعث بننے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما شاہ محمود قریشی نے مولانا محمد حنیف جالندھری کو اپنی طرف سے، پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور خیبر پختونخواہ حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ پاکستان تحریک انصاف مدارس کی رفاہی وفلاحی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور مدارس کے حوالے سے جملہ معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے مولانا محمد حنیف جالندھری سے وعدہ کیا آئندہ ایک دو روز میں وفاق المدارس کی قیادت کی وزیر اعلی خیبر پختونخواہ اور صوبائی حکومت کے دیگر ذمہ داران سے براہ راست ملاقات کا اہتمام کیا جائے گا، انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ مدارس کے ذمہ داران کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

☆......☆......☆

کوائف طلبی کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ طے شدہ معاہدوں کی پاسداری کی جائے، قائدین وفاق المدارس

(پ-ر) دینی مدارس کو کوائف طلبی کے نام پر ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے، ذاتی رنجشوں کی بنیاد پر مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو پریشان کرنا افسوسناک ہے، کوائف طلبی کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ طے شدہ معاہدوں کی پاسداری کی جائے، وزیر اعظم اور وزیرِ داخلہ صورتحال کا فوری نوٹس لیں، مدارس دینیہ اور حکومت کے مابین محاذ آرائی کا ماحول بنانے والوں پر کڑی نظر رکھیں۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان اور جنرل سیکرٹری وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے اںک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ پشاور کے بعد ہونے والے

پروپیگنڈے کی آڑ میں دینی مدارس کے ذمہ داران اور اساتذہ وطلبہ کو ہراساں کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا اسے فی الفور بند کیا جائے۔کسی قسم کی مشاورت اور پالیسی تشکیل پانے سے قبل ہی بعض علاقوں کی علاقائی انتظامیہ نے جس طرح ذاتی رنجشوں کی بنیاد پر دینی مدارس پر چھاپے مارنے اور کوائف طلبی کے نام پر انہیں ہراساں کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔مدارس دینیہ کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کے ناموں اور تفصیلی کوائف کے حصول کے لیے مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو مسلسل پریشان کیا جارہا ہے جبکہ حکومت سے ہونے والے معاہدوں میں یہ طے شدہ امر ہے کہ رجسٹرڈ مدارس کے کوائف سرکاری رجسٹریشن اتھارٹی یا مدارس کی متعلقہ تنظیم یا وفاق سے حاصل کیے جائیں گے اور براہ راست مدارس کو پریشان نہیں کیا جائے گا۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے وزیراعظم اور وزیر داخلہ سے اپیل کی کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیں اور مدارس دینیہ اور حکومت کے مابین محاذ آرائی کا ماحول بنانے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں۔

وفاقی وزیر مذہبی امور اور ناظم اعلیٰ کے مابین ٹیلی فونک رابطہ،موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال

(پ-ر) وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف کا مولانا محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فونک رابطہ،حکومت مدارس کے بارے کسی قسم کے منفی عزائم نہیں رکھتی ،مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لے کر باہمی مشاورت سے مدارس کے بارے حکمت عملی طے کی جائے گی سردار محمد یوسف کی مولانا محمد حنیف جالندھری کو یقین دہانی۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فونک رابطہ قائم کر کے انہیں یقین دہانی کروائی ہے کہ حکومت مدارس بارے کسی قسم کے منفی عزائم نہیں رکھتی ،سازشی عناصر بلا وجہ ایسا تاثر دے رہے ہیں جو ملک وملت کے حق میں نہیں ،انہوں نے کہا کہ مدارس کے بارے میں حکومت کسی بھی پالیسی کی تشکیل اور کوئی بھی حکمت عملی طے کرنے سے قبل مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لینے کا اہتمام کرے گی اور مدارس کے قائدین اور حکومتی ذمہ داران کی باہمی مشاورت سے جملہ امور طے کیے جائیں گے۔اس موقع پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاقی وزیر مذہبی امور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ جیسے دین دوست اور اسلام پسند وزراء کی موجودگی میں ہمیں حکومت سے ہرگز اس بات کی توقع نہیں کہ وہ مدارس بارے کسی قسم کا غیر دانشمندانہ اور غیر حقیقت پسندانہ فیصلہ کرے گی۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاقی وزیر پر واضح کیا کہ مدارس دینیہ کی قیادت مفاہمت پر یقین رکھتی ہے،ہم نے اس سے قبل بھی جملہ معاملات باہمی مشاورت اور بات چیت سے حل کیے اور آئندہ بھی مذاکرات کا راستہ اپنائیں گے ۔مولانا جالندھری نے کہا کہ ہم خیر خواہی پر مبنی ہر مثبت تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں تاہم مدارس کی حریت وآزادی پر کسی قسم کے کمپرومائز پر ہرگز تیار نہیں۔

نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کوئی ڈکٹیشن قبول نہیں، وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس دینیہ کے نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن کسی قیمت قبول نہیں کی جائے گی، طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، موجودہ دور کے تقاضوں اور چیلنجوں کو سامنے رکھتے ہوئے نصابِ تعلیم میں وقتاً فوقتاً بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور حریت فکر وعمل پر کسی صورت حرف نہیں آنے دیں گے، مدارس کے نصاب ونظام کے بارے میں جمود کا طعنہ لاعلمی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، مدارس کے نصاب ونظام کو سمجھنے اور قریب سے دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے شرکاء نے کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کے زیر صدارت ملتان میں منعقدہ اجلاس میں وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا امداداللہ، دارالعلوم کراچی کے مولانا رشید اشرف، جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے مولانا ظفر احمد قاسم، جامعہ عثمانیہ پشاور سے مولانا حسین احمد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مولانا مفتی غلام قادر، آزاد کشمیر سے مولانا سلیم اعجاز، لکی مروت سے مولانا اصلاح الدین، سندھ سے مولانا محمد ادریس، جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاد حدیث مولانا محمد عابد، کوئٹہ سے مولانا غلام رسول شاہ، ناظم دفتر ملتان مولانا عبدالمجید، دارالعلوم کبیروالا سے مولانا حامد حسن سمیت ملک بھر کے علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر کے طلبہ وطالبات کے مدارس کے نصاب ونظام کی بہترین اور طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے تاہم انھوں نے واضح کیا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور دینی بنیادوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور اس معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ وفاق المدارس کے قائدین نے اپنی اس دیرینہ پالیسی کا بھی اعادہ کیا کہ مدارس دینیہ کی آزادی اور حریت فکر وعمل کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کے جمود کا طعنہ لاعلمی اور مدارس کے بارے میں شعور کی کمی کا نتیجہ ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے مدارس کے بارے میں الزامات عاید کرنے والوں کو دعوت دی کہ وہ مدارس کے نظام ونصاب کو قریب سے دیکھنے کا اہتمام کریں تاکہ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے۔

مدارس اور دہشت گردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) وزیر اعظم حکومت اور مدارس کے مابین کشمکش کی فضا پیدا کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں، مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر اگر کوئی بھی قدم اٹھایا گیا تو اس کے نتائج افسوسناک ہوں گے، مدارس

اور دہشت گردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے ،کسی کے انفرادی فعل کو دینی مدارس کی طرف منسوب نہ کیا جائے ،حکومتی اعلانات وہدایات کے بغیر ذاتی عناد کی بنیاد پر مدارس کو ہراساں کرنے والوں کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے ، مدارس کی آزادی وخودمختاری کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور مدارس کے تقدس وحرمت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاری حنیف جالندھری ، جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتم مولانا فضل الرحیم ، جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور کے مہتم پیر سیف اللہ خالد نے لاہور پریس کلب میں ایک پرہجوم ہنگامی پریس کانفرنس کے دوران کیا،اس موقع پر حافظ محمد نعمان حامد،مولانا الطاف الرحمن گوندل ،صاحبزادہ خلیل اللہ ،مولانا مجیب الرحمن انقلابی اور قاری اسلم ندیم اور دیگر علماء موجود تھے،وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاری حنیف جالندھری نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ مدارس اور حکومت کے مابین کشمکش کی فضا پیدا کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں ،وفاق المدارس کے قائدین نے خبردار کیا کہ اگر مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی بھی قدم اٹھایا گیا تو اس کے نتائج افسوسناک ہوں گے۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ وزیر اعظم جلد از جلد مدارس دینیہ کی قیادت کے ساتھ مشاورت کو یقینی بنائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مدارس کھلی کتاب ہیں، آج تک کسی مدرسے کے خلاف کرپشن کا الزام نہیں لگا، وزیر اعظم مدارس پر الزام لگانے سے قبل مشاورت کر لیتے تو اچھا ہوتا کہ بعض قوتیں دینی مدارس اور حکومت کو لڑانا چاہتی ہیں، وزیر اعظم یکطرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے 2004/05 میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اور حکومت کے درمیان طے شدہ معاہدوں کی پابندی کریں۔ تمام مدارس رجسٹرڈ اور فنڈ نگ کا سالانہ آڈٹ کرواتے ہیں جبکہ سرکاری افسران رجسٹریشن میں رکاوٹ ڈالتے اور بنک مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے سے انکار کرتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ ہم مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں اور کبھی محاذ آرائی کا راستہ اختیار نہیں کیا ابھی حکومت اور مدارس کے درمیان مشاورت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا لیکن حکومتی ہدایات کے برعکس بعض علاقائی پولیس افسران اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کے اہلکاروں نے محض ذاتی عناد کی بنیاد پر جس طرح مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو ہراساں کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اسے فی الفور روکا جائے اور ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ، انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف حکومت اور عسکری قوتوں کے رفیق ہیں، مدارس کا دہشت گردی اور دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہم خود دہشت گردی کا شکار ہوئے اور کئی علماء وطلباء کو شہید کر دیا گیا وفاق المدارس کے قائدین نے واضح کیا کہ دینی مدارس اور دہشتگردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے اور کسی کے انفرادی فعل کو دینی مدارس کی طرف منسوب نہ کیا جائے مدارس اور تنظیموں کو الگ الگ رکھا جائے ، مدراس دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں پاکستان کے ہر علاقے میں مدرسہ موجود ہے کسی مدرسے کے خلاف دہشت گردی کا کوئی ثبوت موجود ہے تو اس کا نام لیا جائے ۔

وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ مختلف اخباری بیانات اور پریس ریلیز

[دینی مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور پروپیگنڈہ کے خلاف، نیز دیگر قومی وملی امور پر وفاق المدارس کی قیادت کی طرف سے اخباری بیانات مستقل اور مسلسل جاری کیے جاتے ہیں۔ذیل میں ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لئے وہ بیانات نذر قارئین ہیں..]

ملکی تاریخ میں اس طرح کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، وفاق المدارس

(پ-ر) پشاور سانحہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، اس سانحہ پر پوری قوم سوگوار ہے، اللہ رب العزت وطن عزیز کے حال پر رحم فرمائے۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، نائب صدر مولانا عبد الرزاق اسکندر، سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے سانحہ پشاور کے بارے میں اپنے ایک تعزیتی بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ پشاور واقعہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک اور انسانیت سوز سانحے کی مثال نہیں ملتی، سانحہ پشاور نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا ہے۔انہوں نے سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ پوری قوم ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔

☆......☆......☆

مثبت بیان پر وزیر داخلہ کے شکر گذار ہیں۔علمائے کرام

(پ-ر) وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی طرف سے دینی مدارس اور علمائے کرام کے مثبت کردار کے اعتراف پر ان کے شکر گذار ہیں، وزیر داخلہ کی طرح باقی سیاست دان، عسکری حکام اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے بھی دینی مدارس کا دورہ کر کے مدارس کے کردار و خدمات کا مشاہدہ کریں۔وزیر داخلہ کے اعتراف

کے بعد مدارس دینیہ کے متعلق پروپیگنڈا کرنے والوں کی زبانیں بند ہوجانی چاہییں ۔ان خیالات کا اظہار مفتی محمد تقی عثمانی ،مولانا فضل الرحمٰن ،مولانا سمیع الحق ،مفتی محمد نعیم ،مفتی عدنان کا کاخیل اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مولانا عبد القدوس محمدی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر داخلہ نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران جس طرح علمائے کرام کے مثبت کردار کی تعریف کی اور مدارس کے کردار و خدمات کو سراہا، وہ انتہائی مستحسن ہے جس پر ہم تہہ دل سے ان کے شکر گذار ہیں ۔ترجمان وفاق المدارس نے دیگر سیاست دانوں ،حکومتی اور عسکری حکام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو دعوت دی کہ وہ بھی دینی مدارس کے دورے کریں اور مدارس کے کردار و خدمات کا بچشم خود مشاہدہ کریں ۔

☆......☆......☆

مدارس کے بارے میں مسلط کردہ کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ارباب وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی فیصلہ قطعاً قابل قبول نہیں ہوگا ،مدارس دینیہ دینی تعلیم کے مراکز اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں ،مدارس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کا ذریعہ ہوگی ،مدارس دینیہ ملکی دفاع کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے،انہیں بلا وجہ حریف نہ بنایا جائے ۔سانحہ پشاور سمیت دہشت گردی کے تمام واقعات کی کھل کر مذمت کی لیکن مدارس کی کردار کشی کی ہر گز اجازت نہیں دیں گے،آئندہ کا لائحہ عمل اتحاد تنظیمات مدارس کی سپریم کونسل اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد طے کیا جائے گا۔ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمٰن ،مولانا محمد حنیف جالندھری ،مولانا قاضی عبد الرشید اور دیگر نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت جامع مسجد فاروق اعظم ، اسلام آباد میں علمائے کرام ،دینی مدارس کے ذمہ داران اور ناظمین کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔موجودہ ملکی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی دعوت پر اہم دینی مدارس و جامعات کے ذمہ داران ،مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور جید علمائے کرام کا ایک ہنگامی مشاورتی اجلاس جامع مسجد فاروق اعظم ،آئی نائن فور میں مفتی محمد ابرار کی میزبانی میں منعقد ہوا۔اجلاس میں بڑی تعداد میں علمائے کرام ،مدارس دینیہ کے ناظمین اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی ،اس موقع پر سانحہ پشاور اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا ۔اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے قائدین نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ ہم نے سانحہ پشاور اور اس سے قبل دہشت گردی اور ظلم و زیادتی کی ہر کارروائی کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور آئندہ بھی ہر قسم کی دہشت گردانہ وارداتوں کی روک تھام کے لیے حکومت اور قومی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔وفاق المدارس اور دیگر جماعتوں کے قائدین نے

واضح کیا کہ دینی مدارس پاکستان کی دینی، تعلیمی اورنظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں، اس لیے مدارس کی مشکیں کسنے کی کسی نے بھی کوشش کی تو شدید مذمت کی جائے گی اور مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی بھی فیصلہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ وفاق المدارس کے رہنماؤں نے کہا کہ ہم مدارس کی رجسٹریشن، مالیاتی نظام اور نصابِ تعلیم کے حوالے سے سابقہ حکومتوں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی ہر قیمت پر پاسداری کریں گے، البتہ کسی بھی بیرونی ایجنڈ کے تحت مدارس دینیہ کو ہدف بنانے کی ہر طرح سے مخالفت کی جائے گی۔ مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دفاعِ وطن کے لیے دینی مدارس ہراول دستوں کا کردار ادا کریں گے، انہیں رفیق ہی رہنے دیا جائے بلاوجہ حریف بنانے کی پالیسی سے گریز کیا جائے۔ وفاق المدارس کے قائدین کا کہنا تھا کہ سابقہ حکومتیں مدارس کے بارے میں مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لینے اوران سے مشاورت کا اہتمام کرتی رہی اور مدارس دینیہ کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا موقع دیا جاتا رہا جبکہ موجودہ حکومت کی طرف جو یکطرفہ ٹریفک چلانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے نتائج ملک وملت اور خود حکومت کے حق میں بہتر ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قبل ازیں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مدارس کے لیے نوگوایریا کی باتیں جھوٹ کا پلندہ ہیں، سیاست دان اور سفارت کار جب چاہیں مدارس آسکتے ہیں۔ قاری حنیف جالندھری کا کہنا تھا کہ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں جو باتیں کی وہ حقائق کے برعکس ہیں، مدارس کی رجسٹریشن کا قانون 2004 سے موجود ہے تو پھر غلط فہمی کیوں؟ اگر کسی مدرسہ کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ دار حکومت ہے، وزیراعظم ان افراد کے خلاف ایکشن لیں جو مدارس کو رجسٹرڈ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بینک اکاؤنٹس ہیں جن کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے، ایک طرف مدارس کے اکاؤنٹ نہیں کھولے جاتے اور دوسری جانب فنڈنگ کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ وزیراعظم نے پاکستان کے خلاف استعمال ہونے والی این جی اوز کی بات نہیں کی۔ ناظم اعلیٰ وفاق کا مزید کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں کی طرح وزیراعظم مدارس کو بھی اعتماد میں لیں ،ہم نے سانحہ پشاور سمیت ہر واقعہ کی مذمت کی، ملک میں اب سیاسی انتہاء پسندی چل رہی ہے، جلاؤ گھیراؤ کی باتیں سیاست دان خود کررہے ہیں۔

☆......☆......☆

حکمران بے بنیاد پروپیگنڈہ کی بنیاد پر پالیسی سازی کے بجائے مدارس کے دورے کریں۔ اربابِ وفاق المدارس

(پ-ر) قانون نافذ کرنے والے ادارے مدارس دینیہ بارے طے شدہ حکمت عملی سے انحراف مت کریں ، بلاوجہ مدارس کو ہراساں کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ، مدارس دینیہ خود دہشت گردی کا شکار

ہیں، حکمران بے بنیاد پروپیگنڈہ کی بنیاد پر پالیسی سازی کے بجائے مدارس کے دورے کریں اور حقیقت پسندی پر مبنی حکمت عملی تشکیل دیں، قیامِ امن اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے حکومت سے ہر ممکن تعاون کرتے ہیں اور یہ تعاون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی سربراہی میں وفاق المدارس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے آئی جی خیبر پختونخواہ ناصرخان درانی سے ملاقات کے موقع پر کیا۔تفصیلات کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اعلیٰ سطحی وفد نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی سربراہی میں آئی جی خیبر پختونخواہ ناصرخان درانی سے ملاقات کی۔وفد میں وفاق المدارس کے نائب صدر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نائب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، وفاق المدارس پنجاب کے ناظم مولانا قاضی عبدالرشید، وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد، مولانا عبدالقدوس محمدی، وفاق المدارس باجوڑ کے مسؤول مولانا ذاکر اللہ اور رانا زاہد سمیت وفاق المدارس کے دیگر ذمہ داران شامل تھے۔اس موقع پر وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے دینی مدارس کے کردار وخدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آئی جی خیبر پختونخواہ کو باور کروایا کہ اس وقت وطنِ عزیز بالخصوص صوبہ خیبر پختونخواہ جس بدترین دہشت گردی کا شکار ہے اس کے ذمہ دار نہ تو دینی مدارس ہیں اور نہ ہی علماء کرام بلکہ اس کے عوامل کچھ اور ہیں جن سے آئی جی بخوبی واقف ہیں۔مولانا جالندھری نے کہا مدارس اور علماء کرام تو اس خطے میں ہمیشہ سے ہیں لیکن گزشتہ دو تین عشروں کے دوران دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے بیج جن قوتوں نے بوئے ان سے بچہ بچہ واقف ہے لیکن بدقسمتی سے دینی مدارس چونکہ آسان ہدف ہیں اس لیے ساری انگلیاں مدارس کی جانب اٹھتی ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدارس خود دہشت گردی کا شکار ہیں، وفاق المدارس کے نائب صدر مولانا حسن جان سے لے کر مولانا معراج الدین تک بیسیوں علماء کرام اور دینی مدارس کے سینکڑوں طلبہ دہشت گردی کا نشانہ بن چکے۔وفاق المدارس کے قائدین نے قیامِ امن اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ایک مرتبہ پھر حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے عزم کا اعادہ کیا تاہم انہوں نے واضح کیا کہ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے طے شدہ معاہدوں اور حکمت عملی سے انحراف سے گریز کریں اور بلاوجہ مدارس پر چھاپے مارنے اور کوائف طلبی کے نام پر انہیں ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کریں۔وفاق المدارس کے قائدین نے دعوت دی کہ آئی جی خود بھی دینی مدارس کے دورے کریں اور دیگر حکومتی اہلکاروں کو بھی مدارس دینیہ کے مشاہدے کی دعوت دیں اور مدارس کے بارے میں بے بنیاد پروپیگنڈے کی بنیاد پر نہیں بلکہ حقیقت پسندانہ انداز سے پالیسیاں وضع کی جائیں۔اس موقع پر آئی جی خیبر پختونخواہ نے وفاق المدارس کے قائدین کو امن وامان کی صورتحال کی نزاکت اور سنگینی سے آگاہ کیا

۔انہوں نے وفاق المدارس کے قائدین کے موقف سے اصولی طور پر اتفاق کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ ماضی کی طرح آئندہ بھی ملکی مفاد میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور اگر کسی علاقے میں پولیس کے رویے کی شکایت ہو تو وہ براہ راست انہیں آگاہ کریں وہ ایسی ہر شکایت پر فوری ایکشن لیں گے۔آئی جی خیبر پختونخواہ نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے صرف دینی مدارس کی مانیٹرنگ نہیں کی جارہی بلکہ اس وقت چونکہ ہمارا ملک بالخصوص ہمارا صوبہ حالت جنگ میں ہے اس لیے ہوٹلوں، ہاسٹلز اور تمام اداروں کی بلا امتیاز نگرانی کی جارہی ہے اور ایسے حالات میں ہم ہر محبّ وطن پاکستانی سے تعاون کے طلبگار ہیں۔اس موقع پر وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد نے صوبہ بھر کے ان تمام مدارس کا فرداً فرداً تذکرہ کیا جن پر پولیس گردی کی شکایات ملی تھیں جس پر آئی جی خیبر پختونخواہ نے فوری تحقیقات کا وعدہ کیا۔

☆......☆......☆

یادگار اسلاف مولانا محمد نافع کی رحلت پر ارباب وفاق کا اظہار تعزیت

(پ-ر) یادگارِ اسلاف مولانا محمد نافع کی رحلت قومی سانحہ ہے، محقق عالمِ دین جیسی ہستیاں مدتوں بعد جنم لیتی ہیں، قوم بالخصوص نوجوان علماء کرام مولانا مرحوم کی تصنیفات وتحقیقات سے استفادہ کو یقینی بنائیں، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے یادگارِ اسلاف، فاضل دیوبند، ممتاز محقق ومصنف مولانا محمد نافعؒ کے انتقال پر اپنے تعزیتی بیان میں کیا۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں نے مولانا محمد نافع کی رحلت کو قومی سانحہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ ممتاز محقق ومصنف مولانا محمد نافع جیسی ہستیاں مدتوں بعد جنم لیتی ہیں اور ان کی وفات بھی پوری امت کے لیے سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے۔وفاق المدارس کے قائدین نے نوجوان علماء کرام اور عوام الناس پر زور دیا کہ وہ مولانا محمد نافعؒ کی تحقیقات وتصنیفات سے استفادہ کا اہتمام کریں۔وفاق المدارس کے قائدین نے مولانا محمد نافع کے درجات کی بلندی اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی بھی دعا کی۔دریں اثناء وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت میں وفاق المدارس کے قائدین خصوصی طور پر جھنگ گئے جہاں انہوں نے مولانا محمد نافعؒ کے جنازے میں شرکت کی اور جنازے کے موقع پر ملک بھر سے آئے ہوئے مولانا مرحوم کے ہزاروں عقیدت مندوں سے خطاب بھی کیا۔

☆......☆......☆

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس اور پی ٹی آئی رہنما کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ

(پ-ر) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما شاہ محمود قریشی اور جنرل سیکرٹری وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری کا ٹیلی فونک رابطہ، صوبہ خیبر پختونخواہ میں مدارس کو بلاوجہ پریشان کرنے کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ، شاہ محمود قریشی کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی، آئندہ ایک دو روز میں وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ سے ملاقات کروا کر جملہ امور باہمی بات چیت سے حل کرنے کا وعدہ۔ تفصیلات کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین شاہ محمود قریشی کو ٹیلی فون کر کے صوبہ خیبر پختونخواہ کے مدارس کے ذمہ داران کی طرف سے تسلسل سے ملنے والی شکایات سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا صوبہ خیبر پختونخواہ میں آپ کی حکومت ہے اس لیے وہاں مدارس کو بلاوجہ پریشان اور ہراساں کرنے کے افسوسناک سلسلے کا فوری نوٹس لے کر اس کی روک تھام کو یقینی بنایا جائے، مولانا محمد حنیف جالندھری نے پی ٹی آئی اور پاکستان کے مذہبی طبقے کے درمیان محاذ آرائی کا باعث بننے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کے رہنما شاہ محمود قریشی نے مولانا محمد حنیف جالندھری کو اپنی طرف سے، پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور خیبر پختونخواہ حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ پاکستان تحریک انصاف مدارس کی رفاہی وفلاحی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور مدارس کے حوالے سے جملہ معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے مولانا محمد حنیف جالندھری سے وعدہ کیا آئندہ ایک دو روز میں وفاق المدارس کی قیادت کی وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ اور صوبائی حکومت کے دیگر ذمہ داران سے براہ راست ملاقات کا اہتمام کیا جائے گا، انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ مدارس کے ذمہ داران کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

☆......☆......☆

کوائف طلبی کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ طے شدہ معاہدوں کی پاسداری کی جائے، قائدین وفاق المدارس

(پ-ر) دینی مدارس کو کوائف طلبی کے نام پر ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے، ذاتی رنجشوں کی بنیاد پر مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو پریشان کرنا افسوسناک ہے، کوائف طلبی کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ طے شدہ معاہدوں کی پاسداری کی جائے، وزیر اعظم اور وزیرِ داخلہ صورتحال کا فوری نوٹس لیں، مدارس دینیہ اور حکومت کے مابین محاذ آرائی کا ماحول بنانے والوں پر کڑی نظر رکھیں۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان اور جنرل سیکرٹری وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ پشاور کے بعد ہونے والے

پروپیگنڈے کی آڑ میں دینی مدارس کے ذمہ داران اور اساتذہ وطلبہ کو ہراساں کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا اسے فی الفور بند کیا جائے۔ کسی قسم کی مشاورت اور پالیسی تشکیل پانے سے قبل ہی بعض علاقوں کی علاقائی انتظامیہ نے جس طرح ذاتی رنجشوں کی بنیاد پر دینی مدارس پر چھاپے مارنے اور کوائف طلبی کے نام پر انہیں ہراساں کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ مدارس دینیہ کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کے ناموں اور تفصیلی کوائف کے حصول کے لیے مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو مسلسل پریشان کیا جارہا ہے جبکہ حکومت سے ہونے والے معاہدوں میں یہ طے شدہ امر ہے کہ رجسٹرڈ مدارس کے کوائف سرکاری رجسٹریشن اتھارٹی یا مدارس کی متعلقہ تنظیم یا وفاق سے حاصل کیے جائیں گے اور براہ راست مدارس کو پریشان نہیں کیا جائے گا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ سے اپیل کی کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیں اور مدارس دینیہ اور حکومت کے مابین محاذ آرائی کا ماحول بنانے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں۔

☆......☆......☆

وفاقی وزیر مذہبی امور اور ناظم اعلیٰ کے مابین ٹیلی فونک رابطہ، موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال

(پ-ر) وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف کا مولانا محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فونک رابطہ، حکومت مدارس کے بارے کسی قسم کے منفی عزائم نہیں رکھتی، مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لے کر باہمی مشاورت سے مدارس کے بارے حکمت عملی طے کی جائے گی سردار محمد یوسف کی مولانا محمد حنیف جالندھری کو یقین دہانی۔ تفصیلات کے مطابق وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری سے ٹیلی فونک رابطہ قائم کر کے انہیں یقین دہانی کروائی ہے کہ حکومت مدارس بارے کسی قسم کے منفی عزائم نہیں رکھتی، سازشی عناصر بلاوجہ ایسا تاثر دے رہے ہیں جو ملک وملت کے حق میں نہیں ، انہوں نے کہا کہ مدارس کے بارے میں حکومت کسی بھی پالیسی کی تشکیل اور کوئی بھی حکمت عملی طے کرنے سے قبل مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لینے کا اہتمام کرے گی اور مدارس کے قائدین اور حکومتی ذمہ داران کی باہمی مشاورت سے جملہ امور طے کیے جائیں گے۔ اس موقع پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاقی وزیر مذہبی امور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ جیسے دین دوست اور اسلام پسند وزراء کی موجودگی میں ہمیں حکومت سے ہرگز اس بات کی توقع نہیں کہ وہ مدارس بارے کسی قسم کا غیر دانشمندانہ اور غیر حقیقت پسندانہ فیصلہ کرے گی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاقی وزیر پر واضح کیا کہ مدارس دینیہ کی قیادت مفاہمت پر یقین رکھتی ہے ہم نے اس سے قبل بھی جملہ معاملات باہمی مشاورت اور بات چیت سے حل کیے اور آئندہ بھی مذاکرات کا راستہ اپنائیں گے

۔مولانا جالندھری نے کہا کہ ہم خیر خواہی پر مبنی ہر مثبت تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں تاہم مدارس کی حریت و آزادی پر کسی قسم کے کمپرومائز پر ہرگز تیار نہیں۔

☆......☆......☆

نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کوئی ڈکٹیشن قبول نہیں، وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس دینیہ کے نصاب کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن کسی قیمت قبول نہیں کی جائے گی، طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، موجودہ دور کے تقاضوں اور چیلنجوں کو سامنے رکھتے ہوئے نصابِ تعلیم میں وقتاً فوقتاً بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور حریت فکر وعمل پر کسی صورت حرف نہیں آنے دیں گے، مدارس کے نصاب ونظام کے بارے میں جمود کا طعنہ لاعلمی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، مدارس کے نصاب ونظام کو سمجھنے اور قریب سے دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے شرکاء نے کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کے زیرصدارت ملتان میں منعقدہ اجلاس میں وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا امداداللہ، دارالعلوم کراچی کے مولانا رشید اشرف، جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے مولانا ظفر احمد قاسم، جامعہ عثمانیہ پشاور سے مولانا حسین احمد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مولانا مفتی غلام قادر، آزاد کشمیر سے مولانا سلیم اعجاز، لکی مروت سے مولانا اصلاح الدین، سندھ سے مولانا محمد ادریس، جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاد حدیث مولانا محمد عابد، کوئٹہ سے مولانا غلام رسول شاہ، ناظم دفتر ملتان مولانا عبدالمجید، دارالعلوم کبیر والا سے مولانا حامد حسن سمیت ملک بھر کے علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیراہتمام ملک بھر کے طلبہ وطالبات کے مدارس کے نصاب ونظام کی بہترین اور طلبہ وطالبات کے بہتر مستقبل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے تاہم انھوں نے واضح کیا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کی تشکیل وترمیم کے معاملے میں مدارس دینیہ کے اہداف ومقاصد اور دینی بنیادوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور اس معاملے میں کسی کی ڈکٹیشن ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ وفاق المدارس کے قائدین نے اپنی اس دیرینہ پالیسی کا بھی اعادہ کیا کہ مدارس دینیہ کی آزادی اور حریت فکر وعمل کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کے جمود کا طعنہ لاعلمی اور مدارس کے بارے میں شعور کی کمی کا نتیجہ ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے مدارس کے بارے میں الزامات عاید کرنے والوں کو دعوت دی کہ وہ مدارس کے نظام ونصاب کو

قریب سے دیکھنے کا اہتمام کریں تاکہ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

☆......☆......☆

مدارس اور دہشت گردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے۔ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) وزیر اعظم حکومت اور مدارس کے مابین کشمکش کی فضا پیدا کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں ،مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر اگر کوئی بھی قدم اٹھایا گیا تو اس کے نتائج افسوسناک ہوں گے، مدارس اور دہشت گردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے ،کسی کے انفرادی فعل کو دینی مدارس کی طرف منسوب نہ کیا جائے ،حکومتی اعلانات وہدایات کے بغیر ذاتی عناد کی بنیاد پر مدارس کو ہراساں کرنے والوں کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے ، مدارس کی آزادی وخودمختاری کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور مدارس کے تقدس وحرمت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاری حنیف جالندھری ، جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتم مولانا فضل الرحیم ، جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور کے مہتم پیر سیف اللہ خالد نے لاہور پریس کلب میں ایک پرہجوم ہنگامی پریس کانفرنس کے دوران کیا،اس موقع پر حافظ محمد نعمان حامد، مولانا الطاف الرحمٰن گوندل ،صاحبزادہ خلیل اللہ، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی اور قاری اسلم ندیم اور دیگر علماء موجود تھے ،وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاری حنیف جالندھری نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ مدارس اور حکومت کے مابین کشمکش کی فضا پیدا کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں ،وفاق المدارس کے قائدین نے خبردار کیا کہ اگر مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی بھی قدم اٹھایا گیا تو اس کے نتائج افسوسناک ہو ں گے۔انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ وزیر اعظم جلد از جلد مدارس دینیہ کی قیادت کے ساتھ مشاورت کو یقینی بنائیں۔ان کا کہنا تھا کہ مدارس کھلی کتاب ہیں ،آج تک کسی مدرسے کے خلاف کرپشن کا الزام نہیں لگا ،وزیر اعظم مدارس پر الزام لگانے سے قبل مشاورت کر لیتے تو اچھا ہوتا کہ بعض قوتیں دینی مدارس اور حکومت کو لڑانا چاہتی ہیں ،وزیر اعظم یکطرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے 2004/05 میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اور حکومت کے درمیان طے شدہ معاہدوں کی پابندی کریں۔تمام مدارس رجسٹرڈ اور فنڈنگ کا سالانہ آڈٹ کرواتے ہیں جبکہ سرکاری افسران رجسٹریشن میں رکاوٹ ڈالتے اور بنک مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے سے انکار کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں اور کبھی محاذ آرائی کا راستہ اختیار نہیں کیا ابھی حکومت اور مدارس کے درمیان مشاورت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا لیکن حکومتی ہدایات کے برعکس بعض علاقائی پولیس افسران اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کے اہلکاروں نے محض ذاتی عناد کی بنیاد پر جس طرح مدارس دینیہ کے ذمہ داران کو ہراساں کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اسے فی الفور روکا جائے اور ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی

کی جائے، انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف حکومت اور عسکری قوتوں کے رفیق ہیں، مدارس کا دہشت گردی اور دہشت گردوں سے کوئی تعلق نہ یں ہے بلکہ ہم خود دہشت گردی کا شکار ہوئے اور کئی علماء وطلباء کو شہید کردیا گیا وفاق المدارس کے قائدین نے واضح کیا کہ دینی مدارس اور دہشتگردی کے معاملات کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے اور کسی کے انفرادی فعل کو دینی مدارس کی طرف منسوب نہ کیا جائے مدارس اور تنظیموں کو الگ الگ رکھا جائے، مدراس دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں پاکستان کے ہر علاقے میں مدرسہ موجود ہے کسی مدرسے کے خلاف دہشت گردی کا کوئی ثبوت موجود ہے تو اس کا نام لیا جائے۔ان کا کہنا تھا کہ ماورائے آئین اقدام ملک کیلئے نقصان دہ ہے، خصوصی عدالتوں میں صوبائیت، ریاستی، علاقائی، مذہبی، لسانی اور سیاسی دہشت گردی کے خلاف مقدمات بھی چلائے جائیں۔

☆......☆......☆

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس سے حکومت کا رابطہ

(پ-ر) حکومت کا مولانا محمد حنیف جالندھری سے رابطہ، 30 دسمبر کو اسلام آباد میں اتحاد تنظیمات مدارس اور حکومتی ذمہ داران کا ہنگامی اجلاس طلب، اجلاس میں وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی وزیر مذہبی امور، وفاقی سیکرٹری برائے داخلہ وسیکرٹری برائے مذہبی امور، پانچوں وفاقوں کے قائدین، چاروں صوبوں کے ہوم سیکرٹریز اور اوقاف سیکرٹریز شرکت کریں گے، اجلاس میں مدارس دینیہ کے حوالے سے بات چیت اور مشاورت ہوگی اور آئندہ کی حکمت عملی طے کی جائے گی۔تفصیلات کے مطابق حکومتی ذرائع نے وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری سے رابطہ کرکے انہیں اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت کے ہمراہ 30 دسمبر کو اسلام آباد میں ہنگامی اجلاس میں شرکت کی دعوت دی۔اجلاس کی صدارت وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان کریں گے۔جبکہ وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف، وفاقی سیکرٹری داخلہ، وفاقی سیکرٹری مذہبی امور، پانچوں وفاقوں کے قائدین، چاروں صوبوں کے ہوم سیکرٹریز اور اوقاف سیکرٹریز شرکت کریں گے۔اجلاس میں مدارس بارے حکمت عملی طے کی جائے گی۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ مختلف اخباری بیانات اور پریس ریلیز

(دینی مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور پروپیگنڈہ کے خلاف وفاق المدارس کی قیادت کی طرف سے اخباری بیانات مستقل اور مسلسل جاری کیئے جاتے ہیں۔ ذیل میں ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لئے وہ بیانات نذر قارئین ہیں)

ملکی تاریخ میں اس طرح کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، وفاق المدارس

(پ-ر) پشاور سانحہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک سانحہ کی مثال نہیں ملتی، اس سانحہ پر پوری قوم سوگوار ہے، اللہ رب العزت وطن عزیز کے حال پر رحم فرمائے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، نائب صدر مولانا عبد الرزاق اسکندر، سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے سانحہ پشاور کے بارے میں اپنے ایک تعزیتی بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پشاور واقعہ پوری قوم کے لیے المناک سانحہ ہے، ملکی تاریخ میں اس قسم کے المناک اور انسانیت سوز سانحے کی مثال نہیں ملتی، سانحہ پشاور نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا ہے۔ انہوں نے سانحہ پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ پوری قوم ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔

☆......☆......☆

مثبت بیان پر وزیر داخلہ کے شکر گذار ہیں۔ علمائے کرام

(پ-ر) وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی طرف سے دینی مدارس اور علمائے کرام کے مثبت کردار کے اعتراف پر ان کے شکر گذار ہیں، وزیر داخلہ کی طرح باقی سیاست دان، عسکری حکام اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے بھی دینی مدارس کا دورہ کر کے مدارس کے کردار و خدمات کا مشاہدہ کریں۔ وزیر داخلہ کے اعتراف کے بعد مدارس دینیہ کے متعلق پروپیگنڈا کرنے والوں کی زبانیں بند ہو جانی چاہییں۔ ان خیالات کا اظہار مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا

فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مفتی محمد نعیم، مفتی عدنان کاکاخیل اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مولانا عبدالقدوس محمدی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر داخلہ نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران جس طرح علمائے کرام کے مثبت کردار کی تعریف کی اور مدارس کے کردار وخدمات کو سراہا، وہ انتہائی مستحسن ہے جس پر ہم تہہ دل سے ان کے شکر گذار ہیں۔ترجمان وفاق المدارس نے دیگر سیاست دانوں، حکومتی اور عسکری حکام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو دعوت دی کہ وہ بھی دینی مدارس کے دورے کریں اور مدارس کے کردار وخدمات کا بچشم خود مشاہدہ کریں۔

☆......☆......☆

مدارس کے بارے میں مسلط کردہ کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ارباب وفاق المدارس

(پ-ر) مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی فیصلہ قطعاً قابل قبول نہیں ہوگا، مدارس دینیہ دینی تعلیم کے مراکز اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں، مدارس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کا ذریعہ ہوگی، مدارس دینیہ ملکی دفاع کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے، انہیں بلا وجہ حریف نہ بنایا جائے۔سانحہ پشاور سمیت دہشت گردی کے تمام واقعات کی کھل کر مذمت کی لیکن مدارس کی کردار کشی کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے، آئندہ کا لائحہ عمل اتحاد تنظیمات مدارس کی سپریم کونسل اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد طے کیا جائے گا۔ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمٰن، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی عبدالرشید اور دیگر نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت جامع مسجد فاروق اعظم، اسلام آباد میں علمائے کرام، دینی مدارس کے ذمہ داران اور ناظمین کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔موجودہ ملکی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی دعوت پر اہم دینی مدارس و جامعات کے ذمہ داران، مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور جید علمائے کرام کا ایک ہنگامی مشاورتی اجلاس جامع مسجد فاروق اعظم، آئی نائن فور میں مفتی محمد ابرار کی میزبانی میں منعقد ہوا۔اجلاس میں بڑی تعداد میں علمائے کرام، مدارس دینیہ کے ناظمین اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی، اس موقع پر سانحہ پشاور اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا۔اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے قائدین نے اپنے دیرینہ موقف کا اعادہ کیا کہ ہم نے سانحہ پشاور اور اس سے قبل دہشت گردی اور ظلم وزیادتی کی ہر کارروائی کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور آئندہ بھی ہر قسم کی دہشت گردانہ وارداتوں کی روک تھام کے لیے حکومت اور قومی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔وفاق المدارس اور دیگر جماعتوں کے قائدین نے واضح کیا کہ دینی مدارس پاکستان کی دینی، تعلیمی اور نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں اور پاکستان کی نظریاتی چھاؤنیاں ہیں، اس لیے مدارس کی مشکیں کسنے کی کسی نے بھی کوشش کی تو شدید مذمت

کی جائے گی اور مدارس کے بارے میں یکطرفہ طور پر مسلط کیا جانے والا کوئی بھی فیصلہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ وفاق المدارس کے رہنماؤں نے کہا کہ ہم مدارس کی رجسٹریشن، مالیاتی نظام اور نصابِ تعلیم کے حوالے سے سابقہ حکومتوں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کی ہر قیمت پر پاسداری کریں گے، البتہ کسی بھی بیرونی ایجنڈ کے تحت مدارس دینیہ کو ہدف بنانے کی ہر طرح سے مخالفت کی جائے گی۔ مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دفاعِ وطن کے لیے دینی مدارس ہراول دستوں کا کردار ادا کریں گے، انہیں رفیق ہی رہنے دیا جائے بلاوجہ حریف بنانے کی پالیسی سے گریز کیا جائے۔ وفاق المدارس کے قائدین کا کہنا تھا کہ سابقہ حکومتیں مدارس کے بارے میں مدارس دینیہ کی قیادت کو اعتماد میں لینے اور ان سے مشاورت کا اہتمام کرتی رہی اور مدارس دینیہ کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا موقع دیا جاتا رہا جبکہ موجودہ حکومت کی طرف جو یکطرفہ ٹریفک چلانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کے نتائج ملک وملت اور خود حکومت کے حق میں بہتر ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قبل ازیں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مدارس کے لیے نوگوایریا کی باتیں جھوٹ کا پلندہ ہیں، سیاست دان اور سفارت کار جب چاہیں مدارس آسکتے ہیں۔ قاری حنیف جالندھری کا کہنا تھا کہ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں جو باتیں کی وہ حقائق کے برعکس ہیں، مدارس کی رجسٹریشن کا قانون 2004 سے موجود ہے تو پھر غلط فہمی کیوں؟ اگر کسی مدرسہ کی رجسٹریشن نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ دار حکومت ہے، وزیراعظم ان افراد کے خلاف ایکشن لیں جو مدارس کو رجسٹرڈ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بینک اکاؤنٹس ہیں جن کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے، ایک طرف مدارس کے اکاؤنٹ نہیں کھولے جاتے اور دوسری جانب فنڈنگ کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ وزیراعظم نے پاکستان کے خلاف استعمال ہونے والی این جی اوز کی بات نہیں کی۔ ناظم اعلیٰ وفاق کا مزید کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں کی طرح وزیراعظم مدارس کو بھی اعتماد میں لیں ،ہم نے سانحہ پشاور سمیت ہر واقعہ کی مذمت کی، ملک میں اب سیاسی انتہاء پسندی چل رہی ہے، جلاؤ گھیراؤ کی باتیں سیاست دان خود کررہے ہیں۔

☆......☆......☆